ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور (پاکستان)

نگران اعلیٰ
مفتی محمودؒ

22/23

قائد قومی اتحاد مولانا مفتی محمود کا دیارِ حرم میں خطاب

افغانستان میں تحریک انقلاب اسلامی

۸۔ جون تا ۱۵۔ جون سنہ ۷۹ء — شمارہ ۲۳ — قیمت ایک روپیہ ۵۰ پیسے

۲۰۔ رجب تا ۲۷۔ رجب سنہ ۱۹ھ

حسنِ محمدؐ عربی کا کمال ہے

دنیا میں جب ولادتِ ختمِ رسل ہوئی
تاریک دائروں سے نکل آئی روشنی
کلیوں نے آنکھ کھولی گلستاں نے سانس لی
غنچوں کا روپ لے کے نکھر آئی زندگی

ذہنِ بشر پہ رنگ چڑھا اعتبار کا
آبِ ہوا نے اوڑھا دوشالہ بہار کا

تاروں نے فرشِ راہ کیا اپنا رنگ و نور
آئینہ افق پہ ہوا فکر کا ظہور
شبنم کی انکھڑیوں میں چمکنے لگا شعور
پھیلی تجلیات کی مہکار دور دور

کل کائنات نور کے حلقے میں آگئی
انسانیت شعور کے حلقے میں آگئی

انگڑائی برگ و بار نے لی جھوم جھوم کر
عنبر فشاں نسیم اڑا لے گئی گہر
غنچے شگفتگی کی ادا پر تھے مفتخر
ہر شے چڑھی ہوئی تھی لطافت کے بام پر

موجِ صبا شفق میں نہاتی ہوئی چلی
شبنم کو ڈالیوں پہ گراتی ہوئی چلی

چاندی بکھیرنے پہ تلا روئے ماہتاب
ضوباریوں میں ڈوب گیا حسنِ آفتاب
مابین عرش و فرش کھلی نور کی کتاب
ذروں نے اپنی آنکھ سے دیکھا یہ انقلاب

معیارِ خلق و زہد بنانے لگی فضا
آہستگی سے ہوش میں آنے لگی فضا

مہکی نسیم صبح بگولے ہوئے ہوا
دینے لگا روانی سمندر کو آئینا
کھلنے لگا عمیق بہاروں کا سلسلہ
پھر یک زبان ہو کے ستاروں نے یہ کہا

چہرے پہ آدمی کے جو جاہ و جلال ہے
حسنِ محمدؐ عربی کا کمال ہے

اقبال احمد راہی

ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور

جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۲۳
جمعۃ المبارک ۱۳ رجب تا ۲۰ رجب

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ
۶۵ ـــــ روپے
ششماہی
۳۳ ـــــ روپے
سہ ماہی ـــــ ۱۷/- روپے

فی پرچہ
ایک روپیہ پچاس پیسے

یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

مولانا عبید اللہ انور [illegible] لاہور

چشمہ رائٹ بینک کینال

صدر مملکت جنرل ضیاء الحق نے اپنے ہاتھوں سے چشمہ رائٹ بنیک کینال کی کھدائی کا آغاز کر کے اپنے اس وعدے کی تکمیل کر دی ہے جو انہوں نے صدر قومی اتحاد مولانا مفتی محمود کی خصوصی دعوت پر ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈیرہ اسماعیل خان کے پسماندہ عوام سے کیا تھا

مولانا مفتی محمود نے اپنے بیان میں بجا طور پہ کہا ہے کہ صدر کے ہاتھوں سے چشمہ رائٹ بنیک کینال کی کھدائی ڈیرہ اسماعیل خان کے عوام کی زندگی بھر کے خوابوں کی تعبیر ہے انہوں نے کہا کہ آج ہم سب کے لئے خوشی کا دن ہے ڈیرہ اسماعیل خان کے عوام نے اتنا متبرک دن کبھی نہیں دیکھا مفتی صاحب نے کہا کہ اگرچہ اس منصوبہ کو دستوری ضمانت حاصل تھی لیکن سابقہ حکومتوں نے سیاسی وجوہ کی بنا پر اسے نظر انداز کیا ہوا تھا۔

یقیناً چشمہ رائٹ بینک کینال کی کھدائی ایک بڑا کام ہے جس کے خوشگوار نتائج سے ڈیرہ اسماعیل خان اور ڈیرہ غازی خان براہ راست متمتع ہوں گے اور اس کے اثرات ملکی معیشت پر بھی پڑیں گے ظاہر ہے کہ معاشی استحکام کے بغیر کوئی بھی ملک بنیادی [illegible] میں رہ سکتا کسی بھی ملک کے استحکام کی سب سے بڑی ضمانت ہی یہ ہے کہ اس ملک کے عوام زیادہ سے زیادہ آسودہ اور خوشحال ہوں ملک کے عوام اور خصوصاً محنت کش طبقہ ملکی سلامتی اور استحکام کے سلسلے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے خدانخواستہ یہی طبقہ اگر محرومیوں اور مایوسیوں کا شکار ہو جائے تو ملکی سالمیت کے لئے بہت بڑا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔

لہذا حکومت کو چاہئے کہ وہ اس قسم کے تعمیری اور ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی سعی مشکور کرتی رہے تاکہ دن بدن عوام کے دلدر دور ہوتے چلے جائیں۔ اور موجودہ بے یقینی اور عدم تحفظ کی کیفیت ختم ہو جنرل صاحب نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ خوراک میں خود کفالت کے لئے تمام بنجر اراضی کو زیر کاشت لایا جائے اگر واقعی ملک کی لاکھوں ایکڑ افتادہ زمین زیر کاشت آ جائیں خواہ تدریج ہی سہی تو کوئی وجہ نہیں کہ ملک خوراک میں خود کفیل نہ ہو جائے۔

افتادہ زمین اگر بے زمین کسانوں میں تقسیم کر کے زیر کاشت لانے کا بندوبست کیا جائے

واس سے نہ صرف ملک خوراک کے مسئلہ میں دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ذلت سے بچ جائے گا بلکہ بہت حد تک مالک و مزارع کے آئے دن کے جھگڑے بھی ختم ہو جائیں گے اسلام کا منشا بھی یہی ہے کہ افتادہ زمینیں بیکار نہ رہنے دی جائیں بلکہ انہیں فوری طور پر زیر کاشت لایا جائے اسلام تو اس حد تک بھی گیا ہے کہ اگر کوئی زمین کی ملکیت رکھنے والا اپنی زمین خود زیر کاشت نہیں لاتا یا نہیں لا سکتا تو وہ یہ زمین ایسے لوگوں کے حوالے کر دے جو نہ ... مالک نہیں ہیں۔

اسلام کی اس ہدایت و تلقین پر عمل پیرا ہونے کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ بیرونی نظریات کے بیوپاری لیڈر جو محنت کش طبقہ کو نت نئے فریب دے کر ملک میں افراتفری اور انارکی دیکھنا چاہتے ہیں اپنا سا منہ لیکر رہ جائیں گے اور ان اصلاحات سے عوام کو تو بہت بڑا فائدہ ہوگا لیکن خود ان نام نہاد عوام دوست لیڈروں کو بھی اپنی ہزاروں ایکڑ زمینوں سے محروم ہونا پڑے گا

چشمہ رائٹ بینک کینال کے سلسلے میں ہم جہاں جنرل محمد ضیاء الحق کی حقیقت پسندی اور عوام دوستی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے وہیں پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود کی مسلسل کوششوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں جو انہوں نے اسمبلی کے اندر اور باہر اس ضمن میں کی ہیں

قومی اسمبلی میں مفتی صاحب نے متعدد مرتبہ مسلسل کئی کئی گھنٹے چشمہ رائٹ بینک کینال کی افادیت اور اہمیت پر تقریریں کی ہیں اور بھٹو دور کے نام نہاد حکمرانوں کو بار بار دلائل کی روشنی میں یہ بات باور کرانے کی سعی کرتے رہے ہیں کہ اس منصوبہ کے کتنے دور رس اثرات ملکی معیشت پر مترتب ہوں گے

مگر وائے افسوس کے عوام کے نام پہ حکمرانی کرنے والوں نے اس خالصتاً عوامی بہبود کے منصوبہ کو بھی سیاست کی عینک سے دیکھتے ہوئے محض اس لئے معرض التواء میں رکھا کہ کہیں اس کی تکمیل کا کریڈٹ ان کے سب سے بڑے سیاسی مخالف مفتی محمود کو نہ پہنچ جائے لیکن قدرت کو تو یہی منظور تھا کہ اس کا کریڈٹ بہر حال مفتی محمود کو ہی جائے گا اور انہیں کی دعا تھی پر اس پروقار تقریب کا اختتام ہوگا جس میں اس چشمہ کی کھدائی کا آغاز کیا گیا ہے۔

اسلامی حدود و تعزیرات کے نفاذ کے باوجود عام بےچینی پائی جاتی ہے،

مولانا محمد اجمل خان

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم مولانا محمد اجمل خان نے کہا ہے کہ ملک میں بعض اسلامی حدود و تعزیرات کے نفاذ کے باوجود عام بے چینی کی کیفیت پائی جاتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اسلامی قوانین پر مؤثر عمل درآمد نہیں کیا جا رہا انہوں نے کہا کہ گذشتہ دنوں ... عدالتوں کی طرف سے کچھ فیصلے کئے گئے تھے ان پر عمل درآمد کے سلسلہ میں بھی ٹال مٹول سے کام لیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ چور کے ہاتھ کاٹنے کی سزا دینے کے بعد اس کو منسوخ کر دینا اسلامی قانون کی سخت توہین ہے انہوں نے کہا کہ ہمارا شروع ... سے یہ موقف رہا ہے کہ شرعی عدالتوں میں جید علماء کرام کو نمائندگی دینی چاہئے تاکہ شرعی عدالت سے کئے جانے والے فیصلے آخری اور قطعی ہوں انہوں نے کہا کہ عوام بھی ان فیصلوں سے تبھی مطمئن ہوں گے جب علماء کی تائید ان فیصلوں کو حاصل ہوگی انہوں نے کہا کہ آج بھی مسلمان دینی معاملات میں علماء ہی کو اپنا حکم اور فیصل تصور کرتے ہیں انہوں نے کہا عشر اور زکوٰۃ کے سلسلہ میں بھی ابھی تک کوئی واضح صورت سامنے نہیں آئی اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کے بارہ میں ملک کے جید علماء کرام سے مشورہ نہیں کیا جا رہا انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں علماء پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ وہ زکوٰۃ اور عشر کے صحیح مصارف پر خرچ کرنے کی تجاویز پیش کر سکیں انہوں نے مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس نازک موقع پر فروعی اور غیر ضروری اختلافات کو نظر انداز کر کے اسلام کے بنیادی اصولوں کی ترویج کے لئے کام کریں انہوں نے کہا کہ علماء کرام کو چاہئے کہ وہ متفقہ طور پر حکومت کو بھی اپنی تجاویز سے آگاہ کریں تاکہ حکومت مؤثر کارروائی کر سکے انہوں نے کہا کہ بعض لادین عناصر علماء کے اختلافات کی آڑ میں ملک میں لادینیت کو فروغ دینا چاہتے ہیں اسکا مؤثر انسداد اس طرح ممکن ہے کہ مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں انہوں نے کہا کہ انتظامیہ اور افسر شاہی اسلامی نظام میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے اگر حکومت نے توجہ نہ دی تو اسلامی نظام کے نفاذ کا تجربہ ناکام ہو جائے گا۔

پبلسٹی کمیٹی کے قیام کا اعلان

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام اکتوبر۔ کے دوران لاہور میں منعقد ہونے والی دو روزہ آل پاکستان نظام مصطفٰی کانفرنس کی مجلس استقبالیہ کے صدر مولانا عبیداللہ انور نے کانفرنس کے لئے پبلسٹی کمیٹی کے قیام کا اعلان کر دیا ہے اعلان کے مطابق کمیٹی کے سربراہ جمعیۃ کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی اور سیکرٹری جناب حافظ محمد یوسف ایڈووکیٹ ہوں گے جبکہ دوسرے ارکان کے نام یہ ہیں۔

جناب اکرام القادری لاہور، مولانا عبدالرزاق عزیز کراچی، حافظ حسین احمد کوئٹہ، ملک عطاء اللہ ملتان، نصراللہ جان پشاور، آفتاب احمد مغل راولپنڈی، مولانا احمد سعید لدھیانوی فیصل آباد، مولانا عبدالواحد سکھر، مولانا سیف اللہ اکرم لاہور

ضبط و ترتیب : ابو سہیل ایوبی کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی مکہ مکرمہ

۲۲۔ اپریل کی ایک شام

قائدِ قومی اتحاد مولانا مفتی محمود مدظلہ کا دیارِ حرم میں خطاب

قائدِ قومی اتحاد حضرت علامہ مفتی محمود صاحب رابطۃ العالم الاسلامی کی دعوت پر آج کل دیارِ حرم کی برکتوں سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔ آپ مقابلہ حسن قرأت کی لجنۃ التحکیم ججمنٹ کمیٹی کے ممبر ہیں۔ یہ مقابلہ ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل مکہ مکرمہ میں منعقد ہوا۔ یہاں مقیم پاکستانیوں نے پورے ایک سال کے بعد اپنے محبوب قائد کو دیکھا۔ تو آناً فاناً حضرت مفتی صاحب کے ساتھ ایک خصوصی نشست کا اہتمام کر ڈالا۔ یہاں مقیم پاکستانی حضرات مفتی صاحب کی شخصیت سے بے حد متاثر ہیں اور بھٹو حکومت کے خلاف مفتی صاحب نے قومی اتحاد کی سربراہی کو جس حسن و خوبی سے نبھایا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔

۲۱۔ اپریل کو یہاں کے ایک نہایت ہی مخلص پاکستانی جناب فضل صاحب نے مفتی صاحب کے وقت کا تعین کیا اور مفتی صاحب نے شدید مصروفیات کے باوجود لوگوں کے اشتیاق اور فضل صاحب کے اصرار پر وقت دے دیا۔ چنانچہ ۲۲۔ اپریل کی شب کو نماز عشاء کے بعد منطقہ عزیزیہ میں احباب جمع ہونا شروع ہو گئے۔ منتزہ کو خوب سجایا گیا تھا۔ مکہ میں رہنے والے تمام باشعور اور اسلام کے شیدائی پاکستانی مفتی صاحب کا خطاب سننے کے لئے بے چین تھے۔ راقم الحروف نے دیکھا کہ لوگوں کی بے قراری بڑھتی جا رہی تھی۔ اور سب کی زبان پر ایک ہی سوال تھا۔ مفتی صاحب کب پہنچیں گے؟ بالآخر مفتی صاحب ٹھیک دس بجے ہوٹل کے صدر دروازے سے داخل ہوئے۔ آپ کی معیت میں قاری سعید الرحمٰن صاحب راولپنڈی والے بھی تھے۔ تمام لوگ احتراماً کھڑے ہو گئے مفتی صاحب نے سعودی عبا زیب تن کر رکھی تھی۔ سر پر سنہری رنگ کا کڑھائی والا رومال باندھ رکھا تھا۔ مفتی صاحب نے ہر فرد سے ہاتھ ملایا۔ اور خیریت دریافت کی۔ جب تمام حاضرین نے نشستیں سنبھال لیں تو مولوی محمد سعید صاحب سیالکوٹی جو مدرسہ صولتیہ میں مدرس ہیں۔ انہوں نے تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کاروائی کا آغاز کیا۔ تلاوت ختم ہونے کے بعد مفتی صاحب نے خطبہ مسنونہ کے بعد اپنے ارشادات کا آغاز یوں کیا۔

معزز حاضرین۔ سب سے پہلے میں خالقِ کائنات کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس ذاتِ کریم نے مجھے یہاں آنے کی توفیق بخشی۔ عزیز دوستو! جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اس میں شبہ نہیں کہ اسلامی نظام کی حیثیت سے پاکستان بہت پیچھے ہے۔ انگریزوں نے برصغیر میں قدم جمانے کے بعد سب سے پہلا وار اسلام پر کیا۔ اور اسلام کو اجتماعی زندگی سے نکال دیا گیا۔ اور سمٹ کر صرف انفرادی زندگی تک اسلام کی عبادات محدود ہو کر رہ گئیں۔ اس نقصانِ عظیم کی تلافی کے لئے مسلمانانِ ہند نے پاکستان کا نعرہ لگایا۔ اور قربانیاں دیں۔ جس کے نتیجے میں پاکستان معرض وجود میں آیا۔

لیکن افسوس کہ پاکستان بن جانے کے بعد وہاں کی تمام سابقہ حکومتوں نے اس طرف توجہ نہ دی۔ اور اس طرح ان حکمرانوں نے مقصد پاکستان سے غداری کی۔ یہاں تک کہ لوگ مایوس ہو گئے۔ اکتیس سال لوگوں نے مطالبے کی حد تک اسلام کا نعرہ لگایا۔ لیکن عمل، محنت، قربانی مفقود تھی۔ اور یہ خدا کی سنت ہے کہ وہ قادر ہونے کے باوجود بھی انسان کو وہی کچھ دیتا ہے۔ جس کام کے لئے انسان محنت کرتا ہے۔ آپ نے مثال دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ہر زمیندار یہی چاہتا ہے کہ میری زمین کی پیداوار زیادہ ہو۔ اس کی اس خواہش میں کوئی ریاکاری نہیں ہوتی۔ بلکہ پورے خلوص سے یہ چاہتا ہے۔ کہ اس کی زمین بارآور ہو لیکن اگر وہ بیج ہی نہ ڈالے یا رکھوالی نہ کرے اور پانی نہ دے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ ان تمام مشقتوں کے بغیر ہی اس کی کھیتی سرسبز کر دے لیکن اللہ تعالیٰ ایسے نہیں کرتا۔ بلکہ یہ اس کی سنت کے خلاف ہے کہ محنت کے بغیر نتائج ظاہر کر دے۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ اسی طرح ہم نے اسلامی نظام کا نعرہ صرف مطالبے کی حد تک محدود کر دیا۔ اور قربانی دینے سے گریز کرتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکتیس سال میں پاکستان میں اور سب کچھ آ گیا مگر اسلام نہ آیا۔ ۱۹۷۷ء کے الیکشن میں پی پی پی اور قومی اتحاد میں مقابلہ ہوا۔ تیسری کوئی طاقت نہ تھی۔ قومی اتحاد نے یہ طے کر لیا تھا

پورا ملک ریکارڈنگ کی زد میں ہے، رقص و سرود لہو و لعب کو جنم دے رہے ہیں

جیسا کہ اصحابِ علم کو معلوم ہے اسلام اوامر اور نواہی کے مجموعہ کا نام ہے بفرمان حق تعالیٰ یعنی جو دے تم کو رسول اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو یعنی رسول کریم کے ہر فرمان اوامر و نواہی کی پابندی تم پر فرض ہے اسلام کے کسی حکم کا انکار کرنا یا اسلام کے منع کرنے پر اس کی تعمیل کرنا ایک ایسا مذموم فعل ہے جو اس انسان کو عملی لحاظ سے اسلام کے ساتھ وابستگی سے بہت دور پھینک دیتا ہے مسلم کے معنی ہی فرمانبرداری اور تسلیم و رضا کے ہیں جو اسلام کا فرمانبردار اور متبع نہ ہو وہ کسی لحاظ سے بھی مسلم کہلانے کا حقدار نہیں ہو سکتا مگر آج کے اس ترقی یافتہ اور نام نہاد عملی دور میں مسلم معاشرہ پوری طرح ماضی بعید کی طرف دورِ جہالت سے ہمکنار دکھائی دیتا ہے مسلم اور غیر مسلم کے رسمی ثقافتی اور تہذیبی طور طریقے یکساں دکھائی دے رہے ہیں ۔ اسلامی شعار کا تو پہلے ہی صفایا کیا جا چکا ہے اب عبادات و معاملات بھی مماثلت پیدا کرنے کی عملی جدوجہد کی جا رہی ہے مسلمانوں کے اس تنزل کو مفکر پاکستان علامہ محمد اقبال مرحوم نے بایں الفاظ پیش فرمایا ہے

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

انتہائی بد قسمتی سے کوئی چار یا پانچ فیصد اشخاص بدی اور برائی کے فروغ میں ہاں میں ہاں نہیں ملاتے تو ان کو خدا جانے کیسے کیسے طعنے اور گلے شکوے برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ وہ پھر وہابی نجدی دیوبندی احراری اور نہ جانے کیا کیا القابات کے مستحق ہیں!

بریں عقل و ہمت بباید گریست ۔

نوبت بایں جا رسید ۔ کہ اب ریکارڈنگ کے طول و عرض کا پیش کرنا بھی بہت دشوار ہے اس طومار کا بہت مختصر سا خلاصہ بھی اس مختصر مضمون میں پیش کرنا مشکل ہے ۔ مگر اصلاح معاشرہ کی تحریکوں کو دیکھ کر بڑی بڑی برائیوں کی بیخ کنی کے ساتھ ساتھ رقص و سرود کی محفلوں کی طرف بھی پوری طرح متوجہ ہونا چاہیے شہروں کو چھوڑ کر اب دیہاتوں میں جا نکلئے تو کوئی بستی ایسی نہیں ملتی جہاں فحش ریکارڈنگ کا شور آپ کو سنائی نہ دے سکے پھر آج کل لاؤڈ سپیکر کی کرم نوازی سے شور میں بھی اتنا غدر اور لغویت کا فاسقانہ غلبہ ہے کہ بچے چیختے ہیں بوڑھے پریشان ہوتے ہیں بیمار تڑپ اٹھتے ہیں اور معصوم و پاک بی بیاں ان رومانی گانوں کے روح فرسا منظر سے موت حیات کی کشمکش میں مبتلا ہو کر اپنے کانوں میں روئی دباتی اور انگلیاں ٹھونستی رہتی ہیں ۔ مگر فریق ثانی خوش ہوتا ہے تالیاں بجاتا ہے اور رقص و سرود اور گانے بجانے کی فاسقانہ محفلوں کو لہو و لعب سے زینت بخشتا ہے ۔ اخبار بین طبقہ بخوبی آگاہ ہے کہ عوام ۔ اخبارات کے کالموں کے ذریعہ مطالبات کر رہے ہیں کہ فحش ریکارڈنگ بند کرائی جائے مگر افسوس زیادہ شدت کے ساتھ یہ مذموم فعل متعدی بیماریوں کی طرح اپنے جراثیم معاشرہ میں پھیلا رہا ہے اور حکومت اس بارے میں بالکل خاموش ہے بلکہ ٹس سے مس بھی نہیں ہوتی ستم یہ ہے کہ تبلیغی کام کے لئے لاؤڈ سپیکر کی اجازت ضروری ہے مگر ریکارڈنگ اور گانے بجانے کے لئے اس پر بھی کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے حالانکہ قرآن و حدیث اور چاروں مذاہب کی فقہ میں اس کے خلاف بڑی شدید وعیدیں وارد ہیں احقر راقم قرآن و حدیث اور اللہ والوں کے اقوال کا خلاصہ اپنے اس مضمون میں پیش کر کے قارئین ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کو اس کے خلاف جہاد کرنے کی تبلیغی دعوت پیش کرتا ہے فرمان رسول ہے بلکہ ضرورت ہے کہ مسلمانوں کی ایک ایسی انجمن تشکیل دی جائے جو رقص و سرود ریکارڈنگ فحش گانوں کے خلاف ملک کے طول و عرض میں محض رضائے الٰہی کے لئے بے لوث کام اپنے اپنے علاقہ میں سنبھالے اگر کچھ ساتھی اس کام کے لئے عملی طور پر تیار ہوں تو وہ احباب احقر راقم عفا اللہ کے ساتھ "اسلامی دواخانہ ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان" کے پتے پر رابطہ قائم کریں تاکہ اجتماعیت سے ایک منظم طریقہ پر کام کیا جا سکے جس مذموم اور ملعون فعل کے ارتکاب پر اللہ اور اللہ کا رسول ناراض ہوں بلکہ لعنت بھیجیں اور شدید بیزاری کا اظہار فرمائیں وہ فعل ہماری تقاریب اور خوشیوں کا باعث بنے یہ انتہائی تعجب کا مقام ہے کسی شاعر نے ان ہی لوگوں کا ماتم کرتے ہوئے کہا تھا

خرد کا نام جنوں رکھ دیا۔ اور جنوں کا نام خرد" جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے" کہتے ہیں کہ نزول قرآن مجید کے وقت بھی قرآن کریم کا مقابلہ گانوں، تالیوں اور سیٹیاں بجا کر کیا جاتا تھا بلکہ خود قرآن کی شہادت بھی بایں الفاظ موجود ہے۔ ایک وہ لوگ ہیں کہ خریدار ہیں کھیل کی باتوں کے تاکہ بچلائیں اللہ کی راہ سے (ترجمہ از حضرت شیخ الہندؒ) اس آیۂ مبارکہ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت اسلام مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم نے لکھا ہے یہ اشقیاء کا ذکر ہے جو اپنی جہالت اور عاقبت نا اندیشی سے قرآن کریم کو چھوڑ کر ناچ رنگ کھیل تماشے یا دوسری واہیات وخرافات میں مستغرق ہو جاتے ہیں کہ دوسروں کو بھی ان ہی مشاغل و لغویات میں لگا کر اللہ دین اور اس کی یاد سے برگشتہ کردیں اور دین کی باتوں پر خوب ہنسی مذاق اڑائیں۔ لہو الحدیث ہر وہ چیز ہے جو اللہ کی عبادت اور یاد سے ہٹا دے مثلاً فضول قصہ کوئی بے ہودہ ہنسی مذاق کی باتیں واہیات مشغلے اور گانا بجانا وغیرہ روایات میں ہے کہ نضر بن حارث (نامی) جو رؤسائے کفار میں تھا بغرض تجارت فارس جاتا تو وہاں سے شاہان عجم کے قصص و تاریخ خرید کر لاتا اور قریش سے کہتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو عاد و ثمود کے قصے سناتے ہیں آؤ میں تم کو رستم و اسفندیار اور شاہان ایران کے قصے سناؤں تو بعض لوگ ان کو دلچسپ سمجھ کر ادھر متوجہ ہو جاتے نیز اس نے ایک گانے والی لونڈی خریدی تھی جس کو دیکھتا کہ اسلام کے لئے کسی کے دل میں نرمی پیدا ہو رہی ہے تو اس لونڈی کو اس کے پاس لے جاتا اور کہہ دیتا کہ اسے کھلا پلا اور گانا سنا چا پھر کہتا کہ دیکھ یہ اس سے بہتر ہے جدھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بلاتے ہیں۔ (العیاذ باللہ) کہ نماز پڑھو روزہ رکھو اور جان مارو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ آج یہ لہو الحدیث یعنی گانا بجانا قرآن کریم کے مقابل ہے۔ حضرت ابی امامہؓ سے ایک روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالے نے مجھے تمام جہانوں کے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور میرے رب نے مجھے سازوں اور باجوں اور بتوں کو مٹانے کا حکم دیا ہے نیز ابن مسعودؓ کی روایت ہے کہ کھیل اور گانے کی آواز دل میں نفاق کو اگاتی ہے جیسا کہ پانی سبزہ اگاتا ہے اور مضمرات میں ہے کہ۔ من اباح الغناء یکون فاسقاً۔ یعنی جس نے گانے کو جائز رکھا وہ فاسق ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک موقع پر دو صحابی حضرت نافعؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہیں جا رہے تھے تو حضرت ابن عمرؓ کے کانوں میں بانسری کی آواز پہنچی تو مزمار کی اس ملعون آواز کی سماعت سے بچنے کے لئے اپنے کانوں میں انگلیاں دے دیں اس راستے سے دور ہٹ گئے اور فرمایا کہ اے نافعؓ اب بھی مزمار کی یہ آواز سنائی دے رہی ہے میں نے کہا نہیں حضرت نافعؓ نے جواب دیا) پھر حضرت ابن عمرؓ نے کانوں سے انگلیاں نکالیں اور فرمایا میں رسول اللہ کے ساتھ تھا پس آپ نے اسی طرح کی آواز سنی اور ایسا ہی کیا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ضرور ہی میری امت میں ایسے بعض لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام شراب کے علاوہ کوئی اور رکھیں گے اور ان کے روبرو آلات لہو (باجہ وغیرہ) بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں ان کے سامنے گائیں گی ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ زمین میں غرق کر دیں گے ویجعل منہم القردۃ والخنازیر یعنی بعضوں کو بندر اور بعضوں کو خنزیر بنا دے گا اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت شیخ التفسیر الشیخ مولانا لاہو لاہوری قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ "ہمارا فرض ہے کہ ارشاد نبوی کی قدر کریں اور جس کام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوں اسے چھوڑ دیں مثلاً جب باجہ یا اس ہر قسم کا گانا مراد ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت بھیجتے ہیں تو مسلمان کہلا کر اپنے آپ کو کیوں ایسے عذاب کے لئے تیار کریں ملعون ہیں اور جب باجہ بجانے والوں کے متعلق آپ بندر اور خنزیر بننے کی خبر دیں تو پھر ہم کیوں ایسی لسٹ میں اپنا نام لکھوائیں۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مزمیر کی آواز سن کر کانوں میں انگلیاں دے دیں اس ناپاک کام سے جب ہمارے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی نفرت ہو تو پھر سچے محب کہلا کر کس طرح ایسی ناشائستہ حرکت کو جائز رکھیں بلکہ اپنی حلال کمائی کو ایسے برے کام میں صرف کریں ترمذی شریف میں ایک اور وعیدی حدیث میں وارد ہے کہ میری امت میں بعض لوگ زمین میں غرق ہوں گے جب گانے والی عورتیں اور آلات لہو ظاہر ہوں گی نیز بخاری شریف میں بھی بطور تعلیق کے مذکور ہے۔

فرمایا۔ میری امت میں ضرور ایسے لوگ ہوں گے جو ریشم اور شراب اور آلات لہو (باجہ طنبورہ طبلہ سارنگی وغیرہ) کو حلال سمجھیں گے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے مختصر احکامات کے بعد اب فقہائے کرام کی چند آراء ملاحظہ فرمائیے نصابیہ میں ہے گانا سننا تالی بجانا اور طنبورہ و بربط اور دف جو بھی اس قسم کی چیزیں ہیں سب کا سننا بجانا حرام ہے مبسوط میں ہے کہ آلات لہو باجہ اور ہر قسم کا گانا حرام ہے رقص و سرود کے متعلق حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جاہ پرستی صوفیوں کو رقص و سرود اور لہو و لعب میں مشغول کرتی ہے گمراہ بے ہودہ لوگ خواہ اپنی بے ہودگی اور لہو لعب کو پوشیدہ رکھنے کی کتنی کوشش کریں وہ کسی صورت میں پوشیدہ نہیں رہ سکتے اور فسق بہر حال فسق ہی رہیگا نیز مزامیر وغیرہ کے متعلق حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب مرحوم گولڑوی فرماتے ہیں کہ ایک شخص حاضر خدمت ہوا جس کے پاس مزامیر (گانے بجانے) کے چھوٹے قسم سے چنگ سرنگی وغیرہ تھی تو حضرت صاحب قبلہ کا ایک بزرگ زادہ جو آپ کا قبول نظر تھا نے چنگ سرنگی بجانے والے شخص کو بجانے کا اشارہ کیا لیکن ابھی اس نے شروع نہ کیا تھا کہ حضرت قبلۂ عالم نے اسے منع کر دیا اور فرمایا کہ اگر تو ہماری رضا چاہتا ہے تو ہم اس پر راضی نہیں

کہ تو سارنگی اور چنگ وغیرہ بجائے کیونکہ ہم کبھی بھی اپنے مرشد خواجہ شمس الحق سیالوی کے طریقے کو چھوڑنے پر تیار نہیں اور حضرت خواجہ شمس الحق رح نے ایسا کبھی نہیں کیا۔۔

ملفوظات طیبہ حضرت سید مہر علی شاہ صاحب رح

اب پیراں پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان بھی ملاحظہ فرمایئے فرماتے ہیں لھو ولعب و بازی کے اشعار اگر سب کی حماقت اس میں نہ ہو وہ بھی پڑھنا ناجائز ہے ممانعت اس کی دو سبب سے ہے ایک شغلی دوسرے لھو ولعب اور یہ دونوں مکروہ ہیں (غنیۃ الطالبین) نیز فرماتے ہیں کہ راگ اور گانے سننے سے النفس انسانی کو برانگیختی اور شورش اور اشتیاق پیدا ہوتا ہے اور یہ شوق اس کو حرام کی طرف کھینچتا ہے پس کسی شخص کو اس قسم گانا بجانا سننا نہ چاہیئے اگر کوئی شخص کہے کہ میں اس گانا اور راگ سننے سے کشمش و رغبت یاد الٰہی میں زیادتی کرتا ہوں تو یہ محض جھوٹ ہے کیونکہ شارع ؑ نے کوئی فرق راگ سننے کی ممانعت میں نہیں فرمایا اور اگر یہ جائز ہوتا تو پیغمبر علیہ السلام زیادہ تر لائق و مجاز اس کے ہوتے۔

غنیۃ الطالبین) پھر حضرت جیلانی علیہ الرحمتہ نے اس کے ترک کرنے پر زور دے کر مثالیں پیش کی ہیں اب آخیر میں شیخنا حضرت لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ملاحظہ فرمایئے "جب اللہ تعالیٰ اور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء امت کے ہاں باجہ بجانا اور ہر قسم کے گانا جات) قابل لعنت و ملامت وغیرہ القابات شنیعہ ہیں تو ہم مسلمانوں کا یہ فرض نہیں کہ اس مردود فعل سے اجتناب کریں ورنہ خطرہ ہے کہ اپنی حلال کمائی کو اس مردود فعل میں صرف کرنے کے باعث کہیں ہم بھی مردود نہ ہو جائیں بلکہ علماء اسلام نے تو اس کی قباحت بیان کرتے ہوئے یہاں تک تصریحاً فرمایا ہے کہ ان گانوں کو جائز سمجھنے والا یا تو محض جاہل ہے اور بے خبر ہے یا وہ شرعی احکامات اسلامیہ کا منکر ہے ایسی صورت میں علماء نے اس کا انقطاع نکاح بھی مشکوک تصور کیا ہے اور اگر۔ زوجین بھی ان مزامیر وغیرہ کو ضروری اور لازمی سمجھتے ہوں تو اس وقت وہ اسلام کے دائرے سے بھی خارج ہو جائیں گے اہل اسلام کو ایسے لوگوں کے عقد نکاح میں ہرگز ہرگز شرکت نہیں کرنی چاہیئے مگر افسوس کہ آج صورت حال کس نازک دور سے گذر رہی ہے اسلام کے اس قدر واضح شواہد، دلائل اور اس ملعون و مذموم فعل سے منع کرنے کے باوجود بھی یہ ملعون آواز کہاں نہیں ہے؟ تقریباً [illegible] کا واقعہ ہے جس کو آج ربع صدی سے بھی زیادہ عرصہ گذر گیا ہے رحیم یار خان میں مجاہد فی سبیل اللہ حضرت علامہ مولانا قاری لطف اللہ جالندھری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب پورا ملک میراثیوں کے قبضہ میں ہے کہ کوئی شریف آدمی نہ کسی ہوٹل میں بیٹھ کر کھانا کھا سکتا ہے اور نہ ہی کسی سٹور سے اطمینان سے سودا وغیرہ خرید سکتا ہے جہاں جاتے ہیں وہیں کنجریوں کے گانوں کی آوازیں ہمارے کانوں سے ٹکراتی ہیں مگر آج حضرت محترم قاری صاحب ممدوح رحمتہ اللہ علیہ اگر زندہ ہوتے تو خدا جانے وہ کیا رائے قائم کرتے جب کہ بسوں میں سوار ہونے کے لئے بھی ریکارڈنگ کا سننا ضروری ہو گیا ہے خواتین کا احترام کیجیئے کے بورڈ آویزاں ہیں مگر ماں بہن اور بیٹیوں کی موجودگی میں نہ جانے کیسے دل خراش اور روح فرسا گانے نشر کئے جاتے ہیں آج کل ایکسیڈنٹ بھی اسی لئے زیادہ شدت اختیار کرتے جا رہے ہیں کسانوں کو دیکھتے ہیں تو ہل چلانے کے ساتھ ریڈیو بھی بغل میں موجود اپنا فریضہ ادا کر رہا ہے ریڑھی بانوں کو ملاحظہ فرمایئے شاید کوئی ایسی ریڑھی مل جائے جس میں ریڈیو نہ ہو حتیٰ کہ گدھوں پر بار برداری کرنے والوں کے پاس بھی ریڈیو حمائل کئے ہوئے ہیں اور آج ترقی یافتہ دور میں ٹیپ ریکارڈ نے تو رہی سہی جو کسر تھی وہ سب پوری کر دی ہیں اگر جمعہ کے وقت ریڈیو اسٹیشن والے احترام کی وجہ سے خاموش ہو جاتے ہیں تو پھر ٹیپ اپنا کام دکھاتی ہے غرضیکہ اس مصیبت عظمیٰ نے ہر دین دار آدمی کو پریشان کیا ہوا ہے حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس ناسور کا پوسٹ مارٹم کر کے قوم کو اس سے نجات دلائے جب تک اس لھو الحدیث کانوں وغیرہ کو بند نہیں کیا جائے گا قوم قرآن کی طرف مائل نہیں ہوگی اور جب یہ شیطان کی آواز قانوناً ممنوع ہو جائے گی زبان اور دل پاک ہو جائیں گے تو پھر رحمٰن کی آواز قرآن کریم زبانوں سے وارد ہو کر سینوں تک جائے گی اور یہی ہے قوم کے لئے فلاح و کامیابی کی راہ

لن ترانیاں

نمائندہ خصوصی

نورانی میاں اور قرطاس ابیض

قائد تحریک منافرت مولانا شاہ احمد نورانی نے ڈیرہ اسماعیل خاں میں لکی مروت کے مقام پر ایک مختصر اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قومی اتحاد کے وزراء کی بے قاعدگیوں کے متعلق قرطاس ابیض عنقریب شائع کر دیا جائے گا۔ دراصل نورانی میاں جب سے قومی اتحاد کے پلیٹ فارم سے فرار ہوئے ہیں انہیں سیاسی میدان میں خلاہی خلا نظر آئے گا۔ اور شاید اسی خلا کو پُر کرنے کے لئے انہوں نے منافرت کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ جس کا ایک پہلو وہ قومی اتحاد کے وزراء کے متعلق نام نہاد قرطاس ابیض بتاتے ہیں۔

اس قرطاس ابیض کا ڈھنڈورہ وہ اس انداز سے پیٹ رہے ہیں کہ گویا یہ قرطاس ابیض کوئی شعلہ ہو گا۔ جو شاید کراچی سے اُٹھے گا اور دیکھتے ہی دیکھتے قومی اتحاد اور اس کے قائدین اور وزراء کے سیاسی کردار کی صاف و شفاف سفید چادر کو سیاہ دھوئیں کی لپیٹ میں لے لیگا لیکن قوم نے دیکھا کہ قومی اتحاد کے وزراء نے جس محنت اور جانفشانی سے ملک و قوم کی خدمت کی ہے اس کا اعتراف خود انتظامیہ کے سربراہ جنرل محمد ضیاء الحق نے بطریق احسن کیا اور جن حضرات نے ان وزراء کے کردار کا بنظر غائر جائزہ لیا۔ ان کے لئے اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ کہ حضرت ان وزراء پر نکتہ چینی نہیں بلکہ ملک عزیز میں جمہوریت کی بحالی اور نظام اسلام کے عملی نفاذ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ اور حقائق سے منہ موڑ کر انتہائی فریبکاری کے ساتھ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں حتیٰ کہ قومی اتحاد کے پلیٹ فارم سے عظیم کارناموں (نظام اسلام کا نفاذ اور انتخابات کے انعقاد کا اعلان) کو بھی بدعنوانیوں کا نام دے کر سیاسی اور اخلاقی دیوالیہ پن کا ثبوت فراہم کیا جا رہا ہے۔

اسی پروگرام کی ایک شق یوں بیان کی گئی ہے کہ قومی اتحاد کے وزراء عوام کو مہنگائی کا تحفہ دے کر رخصت ہو گئے۔ حالانکہ اگر حضرت والا سے پوچھا جائے کہ جس بنیاد پر آپ مہنگائی کی بات کر رہے ہیں وہ مہنگائی تو آپ نے خود پیدا کی۔ واقعہ یہ ہے کہ جب سے عزت مآب کی سنی کانفرنس اور پھر رائیونڈ کانفرنس کے سٹیجز پر نقاب کشائی ہوئی تب سے مخملی چادروں کی سپلائی میں کمی واقع ہوئی ہے کیونکہ قوم نے آپ کے کردار اور عزائم کو بھانپ لیا۔ اور اس طرح آپ کے اسباب خیر میں بھی کمی واقع ہوئی۔ جس کے ذمہ دار قومی اتحاد کے وزراء ہیں۔ اور نہ موجودہ مہنگائی

علاوہ ازیں اس ضمن میں ہم نورانی میاں کو ماضی کی تاریخ سے بھی آگاہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اس قسم کا ایک نام نہاد قرطاس ابیض قائد اسلامی انقلاب کے خلاف سرحد کے سابق وزیر اعلےٰ عنایت اللہ گنڈاپور نے بھی شائع کیا تھا۔ اگر عزت مآب کو اس قرطاس ابیض کا حشر معلوم ہو تو شاید آپ کو ایسا قدم اٹھانے کی سمرے سے جرأت ہی نہ ہو جس میں گنڈاپور خاں نے بنیادی بات یہ بتائی کہ مفتی محمود سابق وزیر اعلیٰ سرحد نے اپنی وزارت کے دوران صوبہ میں بے جا اسلحہ کے لائسنس جاری کئے۔ حالانکہ یہ ایک قانونی اور دانشمندانہ قدم تھا۔ کیونکہ سرحد کے لوگ ویسے بھی بغیر لائسنس کے اپنے پاس بقدر ضرورت اسلحہ رکھتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم نے اس مصلحت کے پیش نظر کہ حکومت کے ریکارڈ میں اس اسلحہ کی صحیح مقدار موجود ہو یہ لائسنس جاری فرمائے۔ اور یوں ہی خانصاحب کے قرطاس ابیض نے ان کی سیاست میں کور فہمی کا ثبوت فراہم کیا۔ اب اگر نورانی میاں اس تلخ تجربہ سے فائدہ نہیں اُٹھانا چاہتے تو کم از کم خانصاحب موصوف سے ضرور مشورہ فرما لیں اور ہمیں یقین ہے کہ خان صاحب کے آخری نصیحت آموز الفاظ یہی ہونگے۔ ؎

سنبھل کے رکھنا قدم دشتِ خار میں مجنوں
کہ اس دیار میں سودا برہنہ پا بھی ہے

تحریر: سید نصیب علی شاہ بخاری

افغانستان میں تحریک انقلاب اسلامی کامیابی کے میدان عمل میں

بیشتر اضلاع پر مجاہدین کا قبضہ۔ ٹینکوں اور اسلحہ اور طیارے مجاہدین کے ہاتھ میں

شیخ التفسیر علامہ عبدالغفار کو شہید کر دیا گیا۔

افغانستان میں اسلامی انقلاب کے مجاہدین کی جد وجہد فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو گئی ہے افغان فوج میں روس نواز حکومت کے خلاف لاتعداد روسی اسلحہ پر قبضہ۔ ٹینکوں اور فوجی گاڑیوں کو اپنی تحویل لینے اور سینکڑوں اعلیٰ خلقی افسروں کو مجاہدین کی مزاحمت میں قتل ہونے سے واضح تبدیلیاں افغان مسلمان بھائیوں کی کامیابی کا بیّن ثبوت ہے۔ میں وہاں کے حالات سے بخوبی واقفیت حاصل کر کے ہر ہفتہ کوشش کروں گا کہ قارئین تک ہفتہ رفتہ کی صحیح رپورٹ پیش کر سکوں۔

افغانستان میں موجودہ تحریک کی قیادت علماء حق کر رہے ہیں۔ تحریک انقلاب اسلامی افغانستان کے تربیت یافتہ مجاہدین کی سرگرمیاں اسلامی تاریخ کا ایک باب ہے حال ہی میں صوبہ پکتیا کے ضلع خوست میں مقام درہ سٹو کنڈاڈ پر تین سو افراد پر مشتمل فوجی دستے کا محاصرہ ایک تاریخی کارنامہ ہے واقعات کے مطابق خوست کو مجاہدین نے ہاتھ میں لے کر شاہراہ کو پہاڑ کی چوٹی پر سے بند کر دیا اس وقت تین سو فوجی اسلحہ اور ٹینکوں کے ذریعہ نیچے سے بالائی سطح تک پہاڑ پر گولیوں کی بارش کی گئی جب انہیں مجاہدین باغیوں کے قتل کا یقین ہو گیا تو بالائی سطح پر پہنچ گئے لیکن مجاہدین نے مورچوں سے نکل کر پیچھے کی جانب سے حملہ کر دیا فوجی لشکر کو ۲۳ ٹینکوں کے ساتھ اپنی تحویل اور محاصرہ میں لے لیا گیا جبکہ ہوائی حملہ آور طیارہ کو بھی گرا دیا گیا۔ اس مزاحمت میں گرفتار تین سو خلق فوجیوں کو اب پاکستان سے ملحقہ قبائل تک پہنچا دیا گیا ہے جب کہ چھ اعلیٰ فوجی افسروں کو موقع پر ہی ہلاک کر دیا گیا صوبہ غزنی کے ضلع ناواہ میں افغان حکومت کے سربراہ نور محمد ترہ کئی کے آبائی گاؤں پر مجاہدین نے حملہ کر دیا جس کو پوری طرح سے تباہ کر دیا گیا وہاں پر نور محمد ترہ کئی کی میوزیم کو بھی جلا دیا گیا اور اس میں واقع قیمتی سامان کو مجاہدین نے قبضہ میں کر لیا۔ اس حملہ میں نور محمد ترہ کئی کے بعض رشتہ داروں نے بھی حصہ لیا ضلع ناواہ کے تحصیل فروغ کے کمشنر کو بھی قتل کر دیا گیا غزنی کے ضلع جاغوڑی کے بارہ ہزار مجاہدین نے جمع ہو کر ضلع کے تاریخی صدر مقام پر قبضہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ سمت شمالی افغانستان اب پوری طرح مجاہدین کے قبضہ میں آ رہے ہیں آٹھ ضلعوں میں جنگ جاری ہے جس میں ضلع بامیان پر مجاہدین کا قبضہ ہے ضلع سمنگان کے شمال میں جنگ جاری ہے صدر مقام خلق حکومت کے ہاتھ میں جب کہ اطراف میں مجاہدین کا قبضہ ہے —

افغانستان کے تاریخی ضلع مزار شریف کا صدر مقام بمعہ بعض ملحقہ اطراف خلقی۔ حکومت کے ساتھ ہے جب کہ بعض دیگر حصوں پر مجاہدین کا تسلط ہے ضلع ننگرہار ہرات۔ جوزجان۔ قندوز اور صوبہ بدخشان میں اب بھی حکومت کے ساتھ تیزی سے جنگ اور مقابلہ جاری ہے۔ سمت جنوبی مشرقی افغانستان میں کابل سے چار سو کلومیٹر کے فاصلہ پر دور صوبہ قندھار میں جنگ جاری ہے بعض مقامات اور صوبائی شہر کے بعض حصوں پر مجاہدین کا قبضہ ہے اولسوالی ضلع پنج وائی پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا ہے جس میں ابتدائی حملہ کے دوران کمشنر اور دیگر ضلعی حکام قتل کر دیئے گئے۔ ان ضلعوں میں اب انتظامیہ اب بھی روسی افسروں کے ہاتھ میں ہے جب کہ اکثر افغان افسروں نے ہجرت کر کے ملحقہ قبائل اور پاکستان میں پناہ حاصل کر لی ہے۔ قندھار کے صوبہ میں متعین روسی پائلٹوں کے چیف قندان کو مجاہدین نے اپنے محاصرہ میں لے لیا ہے اور اس کے فضائی بمبار طیارے کو بھی اپنے قبضہ میں لے لیا گیا چونکہ مجاہدین کی کامیابی اور مسلمانوں کی بیداری کا سب سے اہم اور کامیاب ذریعہ بن گیا قندھار کے ضلع شنزروک پر بھی حال ہی میں مسلمانوں نے پوری طرح سے قبضہ کر لیا ہے موضع پیسن بلاک میں واقع مشہور تھانے کے پولیس افسر معہ پولیس کو ہلاک کر کے اسلحہ اپنے قبضہ میں لے لیا گیا۔

صوبہ زابل شین کے ضلع مقبومن میں ۲۵ خلقی افسر قتل کر دیئے گئے ہیں بالائی مورچہ میں متعین فوجی افسر کو اپنے گارڈ کے ہمراہ گرفتار کر کے ان کی زبان کاٹ دی گئی جن کو بعد میں ہلاک کر دیا گیا ان افسروں نے بہت سے مجاہدین کو قتل کر دیا تھا اس موقع پر بھاری مقدار میں روسی اسلحہ کو بھی اپنے قبضہ میں لے لیا گیا۔

ان حلقوں میں بہت سے علماء اور دینی مدرسوں کے طلبہ تحریک کے ابتدائی مرحلے میں قتل کر دیئے گئے ظلم و بربریت کو دیکھ کر ہزاروں فوجیوں نے ہجرت کر کے پاکستان آئے ہیں۔ صوبہ پکتیا کے ضلع دازہ خوا تحریک کے ابتدائی مرحلوں میں تسلیم کی گئی تھی یہاں پر تحریک انقلاب اسلامی کا سب سے زیادہ اثر و رسوخ ہے فوج اور ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والوں نے اول مرحلے میں مجاہدین کے ساتھ شامل ہونے کا اعلان کیا یہاں کے ۶۳ صاحب منصب افسروں اور چار سو پچاس فوجیوں کو پاکستان کے ملحقہ قبائلی علاقہ میں پہنچا کر مجاہدین نے اپنے قبضہ میں محصور کر رکھا ہے۔ ضلع خیر کوٹ کا تعلق صوبہ پکتیا سے منقطع کر دیا گیا ہے جب کہ ضلعی صدر مقام فضائی حملہ آوروں کی حفاظت میں ہے مجاہدین کے محاصرہ سے جلد ہی اس پر قبضہ ہو جائے گا۔

صوبہ غزنی کے مقام دازے سپر بارہ ۱۲ ٹینک آر ہے تھے کہ راستہ میں دینی مدرسہ کے دو طالب علموں نے صابون اور پیٹرول ملا کر فوجیوں اور گاڑیوں پر بوتل پھینک کر آگ لگا دی جس کے نتیجہ میں طالب علموں نے دو ٹینکوں پر قبضہ کر لیا۔ جب کہ فوجی دس ٹینکوں کو بچا کر لے جانے میں کامیاب ہو گئے۔

ضلع لوگر جو کہ تحریک انقلاب اسلامی افغانستان کے سربراہ مولانا محمد نبی محمدی کا آبائی علاقہ ہے اس میں مسلمانوں نے مرکز لوگر پر حملہ کر دیا چاں بعض خلقی مزاج ضلعی حکام گرفتار کیا گیا اس طرح بھاری تعداد میں اسلحہ کو مجاہدین نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔ ضلع سعید آباد میں حملہ کرنے سے کمشنر اور بعض فوجیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔

حالیہ تحریک میں حرکت اسلامی انقلاب کے ساتھ شیعہ بھی متحد ہوئے ہیں اور افغان کمیونسٹ حکومت کے خلاف مجاہدین کی صف میں شامل ہو گئے ہیں اپنے امام کے حکم پر میدان میں ہر قسم کی قربانی دیتے ہیں حال ہی میں ضلع جران پر شیعہ نے پوری طرح قبضہ حاصل کیا ہے جب کہ اسلحہ بھی زیادہ تعداد میں قبضہ میں لے لیا گیا ہے۔

افغانستان کے تین بڑے یونیورسٹیوں ننگرھار۔ مزار شریف اور کابل یونیورسٹی۔ (پوہنتون) میں طلبہ نے ہنگامے شروع کر دیئے ہیں ان یونیورسٹیوں (پوہنتوں) میں مسلم مزاج بہت سے اساتذہ کو حکومت نے قتل اور گرفتار کئے ہیں مسلم مزاج طلبہ کو بھی اداروں سے نکال دیا گیا ہے جب کہ بہت سے طلبہ قتل کر دیئے گئے ہیں۔ افغانستان میں یونیورسٹیوں اور دینی مدارس کے مشترکہ تنظیم جمعیت طلبہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہے جب سید محمد حقانی اس کی قیادت کر رہے ہیں مذکورہ جگہوں میں دینی مدارس کے طلبہ نے خاص کردار ادا کیا ہے ان کا تعلق حرکت کے ساتھ ہے۔ قابل رشک بات یہ ہے کہ صوبہ غزنی کے قوم علی زئی کے ممتاز عالم دین شیخ التفسیر استاذ العلماء علامہ عبدالغفار کو گرفتاری کے بعد ظلم و ستم کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا گیا۔ مولانا عبدالغفار مرحوم کے قتل پر علماء اور عوام نے کافی غم محسوس کیا ہے جس کی یاد افغان مسلمانوں کے قلوب کا زخم بن گیا ہے۔

اس طرح اس علاقہ کے ایک اور ممتاز عالم دین مولوی عبداللہ کو زندان میں ڈال کر قتل کر دیا گیا۔ سنائی کالج کے ایک اسلامیات کے پروفیسر مولوی غلام صدیق کو بڑی بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔

افغان مجاہدین کی جدوجہد اور شہداء کی موت مسلمانوں کی حیات کی واضح علامت ہے یہاں مسلمانوں کے قلوب سے دعا نکلتی ہے کہ یہ ملک اسلام کے رشتہ پہ باقی رہے۔ جس نے اس تحتی بر اعظم کی بڑے نازک موقعوں پر مدد کی ہے اور اسلامی اقتدار کو باقی رکھنے میں فیصلہ کن کردار ادا کیا ہے۔

یب جامع مسجد غوثیہ کندیاں امیر جمعیۃ علماء اسلام کندیاں

ایمانیات

تمہیداً پہلے یہ جاننا چاہیے کہ انسان قبل از بلوغ شرائع سے کسی چیز کا مکلف نہیں ہے لیکن باپ کو بحکم حدیث نبوی لازم ہے مروا اصبیانکم بالصلوٰۃ اذ بلغوا سبعاً واضربوھم علیہا اذ ابلغوا عشراً۔ کہ فرزند نابالغ کو سات سال کی عمر میں احکام شرع کا امر کرے اور جب دس برس کا ہو کر بجا نہ لائے تو ہاتھ سے مارے اور جب انسان بوجہ عقل و بلوغ خود احکام شرع کا مکلف ہو جاتا ہے تو پہلی چیز جو تمام طاعات سے قبل اس پر فرض ہوتی ہے وہ ایمان ہے۔ اس واسطے کہ سارے طاعات کی شرط وجوب ایمان ہے۔ ایمان کے بغیر طاعت اس پر لازم نہیں بلکہ صحیح نہیں اسی واسطے علماء کرام وفقہائے عظام فرماتے ہیں کہ جو شخص صفت ایمان اور اس کے احکام وارکان نہیں جانتا جس قسم کی عبادت مثلاً از قبیل نماز روزہ زکوٰۃ حج وغیرہ بجالائے درست نہیں ہوگی اسی پہ نکاح کو ذبیح جانور وغیرہ کو قیاس کر لیجئے۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ علامات بلوغت کے فقدان کی صورت میں انسان جب ۱۵ سال کا ہو جائے تو وہ عند الشرح مفتی بہ قول پہ بالغ ہوتا ہے اور مختار مذہب پہ ادنیٰ مدت بلوغ لڑکے کیلئے بارہ سال اور لڑکی کے لیے نو سال ہے۔ اس مختصر تمہید کے بعد اب ایمان کا بیان سنئے۔ ایمان لانا دو قسم پہ ہے (۱) مجمل (۲) مفصل۔ مجمل یہ ہے کہ انسان دل سے تصدیق کرے اور زبان سے کہے۔ آمنت باللہ وبجمیع ما قال اللہ وعلی ما اراد اللہ وآمنت برسول اللہ وبما قال رسول اللہ وعلی ما اراد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور مجمل کو ان الفاظ میں بھی ادا کرتے ہیں۔ آمنت باللہ کما ھو باسمائہ وصفاتہ وقبلت جمیع احکامہ۔ فقہاء کے نزدیک ایمان مجمل معتبر ہے اور متکلمین کے نزدیک ایمان مفصل۔ صحیح یہ ہے کہ مفصل لائے تاکہ بالاتفاق درست ہو جائے۔ اسی واسطے فقہ اکبر میں ایمان مفصل کو اختیار کیا گیا ہے۔ ایمان مفصل یہ ہے کہ آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت

تشریح آمنت باللہ۔ ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر بایں معنیٰ کہ وہ وحدہٗ لاشریک ہے نہ عدد سے وہ قادر ہے لیکن نہ بعدد (سامان) سے وہ حی ہے لیکن نہ استدلال سے وہ رازق ہے لیکن نہ احتیاج سے وہ سمیع ہے لیکن نہ کان ہے وہ بینا لیکن نہ آنکھ سے وہ عالم ہے لیکن نہ استدلال سے وہ رازق ہے لیکن نہ احتیال سے وہ ایجاد میں مختار ہے اور افعال میں حکیم ہے۔ ازلی ہے کہ ابتداء نہیں رکھتا ہے ابدی ہے کہ انتہا نہیں رکھتا ہے۔ لا شریک لہٗ ولا ملک الا لہٗ بصفات کمال متصف ہے ہر قسم کے نقصان وزوال سے بلند وبرتر ہے۔ وہ جسم، جوہر، عرض اور بعض نہیں ہے۔ صورت جہت کیفیت جگہ وماہیت نہیں نہیں رکھتا ہے۔ اور اصل وفرع اور زن وغیرہ سے پاک ہے۔ مخلوق کا اور جس چیز کی مخلوق محتاج ہے وہ محتاج نہیں۔ کسی طرح بھی کسی چیز کے مشابہ نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے مشابہ ہے لیس کمثلہٖ شیئ سبحانہٗ وتعالیٰ شانہٗ۔

وملائکتہ۔ اور ایمان لایا میں فرشتوں پر بایں معنیٰ کے وہ اللہ تعالیٰ کے مطیع بندے ہیں معصوم اور عاقل ہیں علم وعمل اور قدرت میں کامل ہیں۔ روز وشب عبادت میں مشغول ہیں شہوت اور سستی سے من کل الوجوہ معصوم ہیں وہ خدا کی روحانی ونورانی مخلوق ہے۔ کھانے پینے سونے کی انہیں کوئی حاجت نہیں موصوف بمرد وزن نہیں ہیں۔

وکتبہ۔ اور ایمان لایا میں اس کی کتابوں پر کہ وہ اس کا کلام ہے اور پیغمبروں پر اس کی طرف سے بھیجی ہوئی ہے۔ اور پیغمبروں کی خود ساختہ اور ان کی کلام نہیں ہے اور جو کچھ اس میں ہے حق ہے درست ہے۔ کسی کتاب کو کسی کتاب پر فضیلت نہیں لیکن ہم قرآن پر عمل کرنے کے مامور ہیں۔

ورسلہٖ۔ اور ایمان لایا میں رسولوں پر بایں معنیٰ کہ وہ خدا تعالیٰ کے صادق ناصح مطیع اور معصوم بندے ہیں جو کچھ حق تعالیٰ نے ان پر نازل کیا۔ اور ان کی طرف بھیجا انہوں نے اس کو من وعن لوگوں تک پہنچا دیا ہے وہ حق ہے اور وہ ان احکام میں کمی وزیادتی نہیں کرتے ہیں اور کوئی چیز اپنی ہوا وہوس سے نہیں کہتے ہیں اور سارے رسول اولادِ آدم علیہ السلام سے ہیں اور ہر ایک رسول اپنے زمانہ کے لوگوں سے زیادہ احسن واعقل اور عبادت میں اکمل ہے اور سارے رسول ایک ہی دین پر ہیں (وھو السلام) اور وہ اسلام ہے۔ اور سارے رسول خوف خاتمہ سے امین ہیں۔

والیوم الآخر اور ایمان لایا میں روز قیامت پر کہ وہ ضرور آئے گا۔ اور

بشکریہ:۔ ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور

سید عطاء اللہ شاہ بخاری

عبدالغنی فاروق

جنہوں نے محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی بدکلامی کی! چنانچہ راج پال کے قتل کے نتیجے میں اگرچہ غازی علم الدین کو پھانسی کی سزا دی گئی، پھر بھی قصور میں محمد صادق نے پارے شا کو، کراچی میں عبدالقیوم نے نتھو رام کو، جہلم میں غلام محمد نے آیل سنگھ کو، کیمبل پور میں عبدالمنان نے پیارے لال کو کیفرِ کردار کو پہنچا دیا۔ لاہور کے دو نوجوان محمد عبداللہ اور عبدالعزیز کلکتہ پہنچے اور وہاں ایک گستاخِ رسولؐ بھولا رام کو موت کی نیند سلا دیا۔ چکوال میں ایک نوجوان نے ایک سکھ ڈاکٹر کی زبان خاموش کر ڈالی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سب و شتم کا یہ ناپاک سلسلہ ۱۹۳۴ء تک چلتا رہا۔ شاہ جی نے اس ساری مدت میں جہاد جاری رکھا، شمعِ رسالت کے پروانے اپنی جانیں نچھاور کرتے رہے حتیٰ کہ کفر نے شکست فاش کھائی پھر کسی کو ناموسِ رسالت پر کیچڑ اچھالنے کی جرأت نہ ہوئی۔

شاہ جی ایمان و عمل کے اعتبار سے درجہ اوّل پر فائز تھے۔ ظلم خواہ چھوٹے پیمانے پر ہوتا یا بڑے پیمانے پر، اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتے اور حق خواہ محدود سطح پر ہوتا یا وسیع شکل میں، اس کی حمایت برملا کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ امرتسر میں جب ایک مسلمان شاطر نے اپنی شخصیت کی وجاہت سے فائدہ اٹھا کر ایک پیری مریدی، اور دراصل دنیا داری کا دھندا چلانا چاہا تو شاہ جی نے اس کے خلاف جلسۂ عام میں تقریر کر ڈالی اور وہ بھاگ گیا اور جب بمبئی کے مشہور پہلوان حیدر کو ہندو قوم نے محض مسلم دشمنی کے تحت ایک جھوٹے مقدمہ میں پھنسانا چاہا، تو شاہ جی اس کی حمایت میں ڈٹ گئے اور جب تک بری نہ کرا لیا، چین سے نہ بیٹھے۔

۱۹۲۹ء کے وسط میں شاہ جی کو ڈیرہ غازی خان جانے کا اتفاق ہوا۔ اس علاقے کے غریب مسلمان، مسلمان تمن داروں اور ہندو ساہوکاروں کے چنگل میں بری طرح پھنسے ہوئے تھے۔ دور افتادہ ہونے کی وجہ سے شاہ جی ان حالات سے ناواقف تھے۔ ایک دردمند اور صاحب شعور مسلمان زمیندار سردار احمد خان تپانی نے شاہ جی سے ملاقات کی اور انہیں ان حالات سے آگاہ کیا کہ کس طرح غریب مسلمان معمولی رقموں کے عوض بیٹیاں تک ہندو ساہوکاروں کو رہن میں دے دیتے ہیں کہ کس طرح مسلمان زمینداروں نے ۱۸۹۲ء کے بندوبستِ اراضی میں اپنے آپ کو قرآن کے بجائے رواج کا پابند لکھوایا جس کے تحت وہ بیٹیوں کو جائیداد سے محروم رکھتے ہیں اور کس طرح مسلمان تمن داروں نے کتے اور سؤر پال رکھے ہیں اور سؤر مار کر پلاؤ پکاتے اور کتوں کو کھلاتے ہیں۔

شاہ جی نے یہ حالات سنے تو بے اختیار رو دیئے اور عہد کیا کہ اس علاقے کے مسلمانوں کی اصلاحِ احوال میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھوں گا۔ اور ساری زندگی اس کے لئے جدوجہد کروں گا چنانچہ آپ جب تک زندہ رہے ہر سال جون جولائی کے دنوں میں جب کسان فصل کٹائی سے فارغ ہو چکے ہوتے، ڈیرہ غازی خان تشریف لے جاتے اور مقامی باشندوں کے مخصوص لب و لہجے اور عام فہم انداز میں گفتگو، انہیں دین کی تبلیغ کرتے۔ گرمی کی شدت سے ان کے جسم پر پھنسیاں نکل آتیں۔ دور دراز بستیوں میں جاتے، جوہڑوں کا پانی پیتے اور عام لوگوں کے ساتھ کھانے میں پیاز، اچار یا مسور کی دال کھاتے۔ آسودہ حال گھرانوں میں یہ کہہ کر کھانے سے انکار کر دیتے کہ جن لوگوں کو سمجھانے آیا ہوں اگر ان کے ساتھ گھل مل نہ جاؤں، تو ان پر میری بات کا اثر نہیں ہو سکتا۔

شاہ جی چاہتے، تو اس علاقے کے لوگوں کی بے مثال توہم پرستی سے فائدہ اٹھا کر بہت سے مادی مفادات، بلکہ آمدنی کے مستقل ذرائع حاصل کر سکتے تھے، مگر انہوں نے نہایت صفائی خلوص اور بے لوث طریقے سے دین کی تبلیغ کی نتیجہ یہ ہوا کہ تمن داروں نے کتوں اور سؤروں کی پرورش سے توبہ کر لی۔ زمینداروں نے شریعت کے مطابق جائیداد میں لڑکیوں کو حصہ دینا شروع کر دیا اور مسلمان وڈیروں سے روپیہ لے کر غریب مسلمان لڑکیوں کو ہندو ساہوکاروں سے رہائی دلائی

اسی زمانے میں شاہ جی کو پتہ چلا کہ ڈیرہ غازی خان کے ایک گاؤں، حاجی پور، میں ایک عرس کے موقع پر نہایت قبیح حرکتیں ہوتی ہیں۔ وہاں جانے کا فیصلہ کیا۔ مگر ڈی سی نے حکماً پابندی نافذ کر دی۔ رات کو شہر میں ایک تقریر تھی۔ ڈی سی مع اپنی بیگم کے آیا ہوا تھا۔ شاہ جی نے اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

"مسٹر ڈیلاسی! تم نے مجھے حاجی پورہ جانے سے روک دیا۔ میں وہاں جاتا۔ تو لوگوں کو چرس بھنگ وغیرہ پینے سے منع کرتا اور انہیں بتاتا کہ بزرگوں کے مزار فاتحہ خوانی کے لئے ہوتے ہیں اس قسم کی بری حرکتوں کے لئے نہیں تاہم اب میں تمہیں اسلام کے بارے میں معلومات دیتا ہوں۔ اگر تم اپنی بیوی سمیت مسلمان نہ ہوجاؤ تو میرا نام بخاری نہیں!"

ستمبر ۱۹۲۹ء میں مرکزی اسمبلی کے ایک ہندو رکن ہربلاس شاردا نے ایک بل پیش کیا جس کے مطابق سولہ سال سے کم عمر کی لڑکی کا نکاح نہیں ہو سکتا تھا ابتدا میں اس کا اطلاق صرف ہندوؤں پہ ہونا تھا، مگر بدقسمتی سے بعض مسلمان ارکان اسمبلی نے اسے ہندو مسلم سب پر منطبق کرنے کا مطالبہ کیا اور یوں یہ بل ۲۸ ستمبر ۱۹۲۹ء کو پاس ہوگیا۔

علماء کرام نے اسے مداخلت فی الدین قرار دیا اور اس کے خلاف مجتمع ہوگئے پنجاب اور صوبہ سرحد کے علاقے شاہ جی کی تحویل میں دے دیئے گئے اور انہوں نے شب و روز کی تقریروں سے اس بل کو بے اثر بنا دیا۔ مسلمانوں نے ان کی آواز پہ لبیک کہا اور ہزاروں نابالغ بچوں کے نکاح پڑھوا کر اس قانون کی دھجیاں بکھیر دیں

اس وقت تک پنجاب کی سیاست چند ایسے خاندانوں اور شخصیتوں تک محدود تھی جو پشتینی انگریز پرست تھے اور اس خدمت کے صلے میں انہیں جاگیریں اور جائیدادیں عطا ہوئی تھیں پنجاب میں انگریز اور غلامی کے خلاف کوئی تحریک چلانا محال تھا۔

دوسری جانب مذہب پر ایسے حضرات کا قبضہ تھا جو عام مسلمانوں کو من گھڑت قصے کہانیوں میں مست رکھتے تھے اور قرآن و سنت کی انقلابی دعوت سے خود بے خبر تھے اور عوام کی بے خبری ہی میں اپنی عافیت سمجھتے تھے اس پس منظر میں ضرورت اس امر کی تھی کہ مسلم اکثریت کے اس سب سے بڑے صوبے میں کوئی ایسی سیاسی و مذہبی تنظیم موجود ہو جو عوام کو ایک طرف تو آزادی کا درس دے اور دوسری جانب مذہبی دکانداروں کے شکنجے سے نکال کر بدعات اور رسم پرستی کے بجائے دین حق کا صحیح شعور عطا کرے اسی مقصد کے تحت ۲۹ دسمبر ۱۹۲۹ء کو مولانا ظفر علی خان۔ مولانا داؤد غزنوی، سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ چودھری افضل حق، خواجہ عبدالرحمان غازی اور مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی نے مجلس احرار اسلام کی بنیاد رکھی۔ شاہ جی پہلے صدر منتخب ہوئے۔ اس سے پہلے پنجاب کے مسلمان رہنماؤں کی اکثریت کانگریس سے وابستہ تھی احرار اسلام کا قیام عمل میں آیا تو ہندو لیڈروں اور اخبار نویسوں نے اس کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ شروع کر دیا اور اسے فرقہ وارانہ جماعت قرار دینے لگے۔ اس کا مثبت نتیجہ نکلا کہ پنجابی مسلمانوں میں احرار کا وجود ایک فعال عوامی تنظیم کی صورت اختیار کر گیا اور یہ مرحلہ تھا جب مسلمانوں میں ہندوؤں سے علیحدگی کا ہمہ گیر ذہن ایک اجتماعی تحریک سے وابستہ ہوا جس نے ایک انگریز تاریخ دان جان کننگھم کے الفاظ میں مذہب کے راستے سے عوام میں سیاسی رسوخ حاصل کیا۔ اسی کا یہ نتیجہ سامنے آیا کہ مسلمان ہندوؤں کی کوتاہ نظریوں اور بے انصافیوں سے تنگ آکر علیحدہ وطن کے بارے میں سوچنے لگے۔

آغا شورش کاشمیری مرحوم کے الفاظ میں احرار والے جو کچھ کہتے رہے وہ پاکستان کے خلاف تھا۔ مگر جو کچھ کیا وہ پاکستان کے حق میں تھا!

چنانچہ تاریخ اس حقیقت کی شاہد ہے اور علامہ اقبالؒ جیسے رہنما نے اس کی تصدیق فرمائی کہ یہ مجلس احرار خصوصاً حضرت بخاری کا فیض تھا کہ پنجاب کے دل و دماغ انگریز کے خوف سے آزاد ہوئے اور لوگ بیرونی استعمار کی غلامی سے نجات پانے کے بارے میں بھی سوچنے لگے ورنہ وہ علاقہ جہاں کے لوگ انگریزی فوج میں بھرتی ہونے پہ فخر کرتے تھے اور کعبۃ اللہ اور سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کے روضہ مبارک پہ گولیاں چلانے اور اپنے ہی مسلمان ترک بھائیوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کرنے پر تیار رہتے تھے اور جہاں کے پیران کرام اپنے مریدوں کو کعبہ و بغداد و القدس پہ حملہ آور ہونے کی خوشی اجازت دیتے تھے اس علاقے سے حریت و آزادی کی کسی تحریک کی توقع بیکار تھی۔ مگر شاہ جی نے شہر شہر، قریہ قریہ تقریریں کیں۔ وہ محض اردو ہی میں گفتگو کا جادو نہیں جگاتے تھے بلکہ لاہوری، ملتانی اور دور دراز کے علاقوں کی مقامی زبان اور لب و لہجہ میں روانی سے تقریر کرتے اور عوام کے عقل و شعور کے مطابق باتیں کرتے تھے یہی سبب تھا کہ پنجاب میں مسلم تشخص کا شعور انگڑائی لے کر بیدار ہوا اور انگریز کے خلاف آزادی کا جذبہ سینوں میں کروٹیں لینے لگا۔

مارچ ۱۹۳۰ میں شاہ جی کو امیر شریعت کے اعزاز سے نوازا گیا۔ ہوا یوں کہ لاہور میں انجمن خدام الدین کا سالانہ اجلاس ہو رہا تھا صدارت مشہور عالم دین اور دیوبند کے شیخ الحدیث علامہ انور شاہ کاشمیریؒ فرما رہے تھے پانچ سو جید علما جمع تھے کہ اچانک علامہ موصوف نے فرمایا:

"دین کی قدریں بگڑ رہی ہیں کفر چاروں طرف یلغار کر چکا ہے۔ اس وقت مسلمانوں کو اپنے لئے ایک امیر منتخب کرنا چاہئے میں اس کے لئے سید عطاء اللہ بخاری کو منتخب کرتا ہوں۔ وہ نیک بھی ہیں اور بہادر بھی۔ اس وقت تک انہوں نے فتنہ شاتم رسول اور شاردا ایکٹ کے سلسلے میں جس جرأت اور دلیری سے دین کی خدمت کی ہے آئندہ بھی ان سے ایسی ہی توقع ہے"۔

یہ کہہ کر علامہ انور شاہ صاحب نے دونوں ہاتھ شاہ جی کی طرف بڑھا دیئے۔ شاہ جی نے دونوں ہاتھوں سے یہ ہاتھ تھام لئے اور کہا:

"یہ نہ سمجھیں کہ حضرت نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے بلکہ آپ نے مجھے اپنی غلامی میں قبول فرما لیا ہے۔"

یہ کہہ کر شاہ جی زار و قطار رونے لگے اور سارا جسم کانپنے لگا اس کے بعد تمام علماء نے جن کی تعداد پانچ سو تھی ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور انہیں امیر شریعت کے لقب سے ملقب کیا گیا۔ بیعت کرنے والوں میں مولانا ظفر علی خان

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور مولانا احمد علی لاہوری بھی شامل تھے۔ جو لوگ علامہ انور شاہ کاشمیری کے مقام اور مرتبے سے واقف ہیں، وہ جانتے ہیں کہ ان کی جانب سے یہ کتنا بڑا اعزاز تھا جو شاہ جی کو مرحمت کیا گیا

۳۱ مئی ۱۹۳۰ء کو امروہہ میں جمعیت العلماء ہند کا اجلاس تھا۔ فیصلہ طلب امر یہ تھا کہ سول نافرمانی کی تحریک میں کیا روش اختیار کی جائے اور کانگریس کے ساتھ اس معاملے میں کس حد تک تعاون کیا جائے شاہ جی پہلے ہی سول نافرمانی کے حامی تھے اور پنجاب میں یہی تحریک چلا رہے تھے جس کے باعث دس بارہ مقامات سے وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے تھے مگر وہ پولیس کو جل دے کر دوسرے شہر چلے جاتے تھے چنانچہ امروہہ بھی جا دھمکے اور وہاں تین دنوں میں مجموعی طور پر ۱۷ گھنٹے تک تقریر کی اور کانگریس کے ساتھ سول نافرمانی کی تحریک میں شمولیت کے حق میں دلائل کے انبار لگا دیے۔

انہوں نے فرمایا۔

"میں ہندوؤں کو اپنا دوست نہیں سمجھتا لیکن اس کی دشمنی ساحل سمندر تک محدود ہے جب کہ انگریز تو سمندر پار تک اسلام کا تعاقب کر رہا ہے اس لئے اگر میں اپنے چھوٹے دشمن (ہندو) کے ساتھ مل کر اسلام کے بڑے دشمن (انگریز) کو شکست دے سکوں، تو یہ سودا مہنگا نہیں ہے۔"

علمائے کرام! اگر میرا بس چلے تو میں انگریز کو مارنے کے لئے سؤروں سے اتحاد کرنے میں گریز نہ کروں، کیونکہ اس کی زندگی سے اسلامی تہذیب و تمدن اور انسانیت کی موت واقع ہو جائے گی اور اس کی موت سے اسلام اور مسلمان زندہ ہو جائیں گے۔ اسلامی ممالک میں اتحاد بڑھے گا۔ مسلمانوں میں روح جہاد جاگ اٹھے گی۔

شاہ جی کی انہی تقریروں کا نتیجہ تھا کہ بالآخر سول نافرمانی کی تحریک میں شمولیت کی تجویز منظور ہو گئی۔

پولیس امروہے میں بھی ان کے تعاقب میں رہی۔ مگر گرفتار نہ کر سکی۔ یہاں سے وہ الٰہ آباد پہنچے زوردار تقریر کی اور دوسرے دن آگرہ جا نمودار ہوئے۔ یہاں شام کے بعد تقریر شروع کی تو ایک کونے سے آواز آئی "تم اگر حکومت کے خلاف یا کانگریس کے حق میں کوئی بات کہی تو قتل کر دیئے جاؤ گے" آواز کی طرف نظر اٹھائی، تو دیکھا شہر کے بہت سے قصاب ہاتھوں میں چھرے اور کلہاڑیاں اٹھائے غضب آلود انداز میں گھور رہے ہیں۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے مجمع کو چیرتے ہوئے ان کے سامنے آکھڑے ہوئے، مگر شاہ جی ذرہ برابر خائف نہ ہوئے۔ مخصوص انداز میں قرآن کی تلاوت کرتے اور اس کی تشریح فرماتے رہے تا آنکہ صبح ہو گئی۔ حیرت انگیز طور پر حملہ آوروں کو کوئی گزند پہنچانے کی جرأت نہ ہوئی۔ تقریر ختم ہونے پر سب امیر شریعت کے قدموں پر گر پڑے اور گستاخی کی معافی چاہی۔

انہی ایام میں شاہ جی بمبئی جا نکلے۔ رات کو بندر روڈ پر جلسے کا اہتمام تھا خطبہ مسنونہ کے بعد تقریر کی اور ابھی پہلا ہی فقرہ ادا کر پائے تھے "غلامی سب سے بڑا گناہ ہے اگر اس گناہ سے نکلنا ہے تو اس سے بہتر کوئی موقع نہیں کہ ہم انگریزوں کے خلاف پرامن لڑائی میں شامل ہو جائیں" کہ تیز دھار کا ایک خنجر لہراتا ہوا ان کی طرف آیا۔ کراچی کا ایک اکیس سالہ نوجوان پٹھان فوراً بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور خنجر اپنے سینے پر روک لیا۔ چونکہ یہ زہر میں بجھا ہوا تھا اس لئے نوجوان فوراً ہی دم توڑ گیا۔ شاہ جی کے خلاف اور انگریز اور انگریز پرست بڑے ہی اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے تھے

ہندوستان کے تقریباً ہر ضلع سے ان کے وارنٹ گرفتاری ہو چکے تھے چنانچہ وہ بڑی سے دشوار راستوں پر چلتے بنگال پہنچ گئے۔ وہاں لوگوں کو انگریزی سامراج کے خلاف منظم اور بیدار کرنے لگے یہیں ۲۰ اگست ۱۹۳۰ء کو دیناج پور میں بالآخر گرفتار کر لئے گئے شاہ جی نے عدالتی کارروائی کا مکمل بائیکاٹ کیا ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو انہیں چھ ماہ قید بامشقت کی سزا ہوئی۔ قید کا یہ عرصہ ڈم ڈم جیل میں گزرا۔ اسی زمانہ اسیری کا ایک واقعہ انہوں نے خود لکھا ہے۔

"ایک شب جیل خانے میں سورۂ یوسف کی تلاوت کر رہا تھا چودھویں کا چاند جگمگا رہا مجھے محسوس ہوا وہ قرأت کی تاثیر میں ڈوب کر ٹھہر گیا ہے۔ ایک گھنٹہ اسی تلاوت میں گزر گیا اتنے میں کسی نے پیچھے سے پکارا دیکھا، تو سپرنٹنڈنٹ جیل پنڈت رام جی لال تھا جو رو رہا تھا اور رخسار اس کے آنسوؤں سے تر تھے کہنے لگا شاہ جی خدا کے لئے بس کرو میرا دل قابو سے باہر ہو چلا ہے اب مجھ میں رونے کی طاقت نہیں۔

اسیری کی اس مدت میں امیر شریعت ایک بنگالی سوشیل کمار سے انگریزی پڑھتے رہے اور اسے قرآن پڑھاتے رہے اور یوں مختصر قید کا یہ زمانہ خوش اسلوبی سے گزر گیا جنوری ۱۹۳۱ء میں جب ایک سمجھوتے کے تحت سارے سیاسی قیدی رہا ہو گئے تو آپ بھی چھوٹے قید خانے سے بڑے قید خانے میں آ گئے۔

ستمبر ۱۹۳۱ء میں شاہ جی کو لاہور میں ایک چھوٹا سا معرکہ درپیش ہوا۔ میکلیگن کالج کے انگریز پرنسپل مسٹر ڈیکیر نے بھری کلاس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر رکیک حملے کئے مسلمان طلبہ نے ہڑتال کر دی اور علامہ اقبال سے ملے جنہوں نے انہیں مجلس احرار کے رہنماؤں سے ملنے کا مشورہ دیا، چنانچہ ایک رات موچی دروازے میں لاکھوں مسلمان جمع ہوئے۔ شاہ جی نے رات دس بجے سے دو بجے تک تقریر کی اور پھر اس عظیم الشان اجتماع کو لے کر میکلیگن کالج جا پہنچے۔ حکومت نے بعض رہنماؤں کو گرفتار کر لیا اور خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کی، مگر شام تک ہتھیار ڈال دیے پرنسپل نے تحریری معافی مانگی، خارج شدہ طلبہ کو دوبارہ داخلہ مل گیا اور گرفتار شدگان کو رہا کر دیا گیا یوں شاہ جی کی ایک دن کی مہم سے زبان دراز پرنسپل کا مزاج درست ہو گیا اور کسی تعلیمی ادارے میں اس قسم کی صورت حال کے اعادے کا امکان ختم ہو گیا۔

تحریک کشمیر وہ پہلا محاذ ہے جس پر مجلس احرارِ اسلام کو بحیثیت جماعت لڑنا پڑا اور اس نے ایثار و جانبازی کی شاندار روایات قائم کیں۔ کشمیر وہ بدنصیب خطہ ہے جو غربت و افلاس کے ساتھ ساتھ بے رحم ڈوگرہ استبداد کے شکنجے میں جکڑا ہوا تھا جس سے اکثریتی مسلمان آبادی کے دینی شعار تک پر خطرے کی تلوار لٹکتی رہتی تھی ۹ اگست ۱۹۳۱ء کو بھی ایسا ہی حادثہ پیش آیا جموں میں ریاستی پولیس کا ایک سپاہی اپنی بیرک میں بیٹھا قرآن پڑھ رہا تھا کہ ایک ہندو نے قرآن چھین کر زمین پر دے مارا۔ مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ شیخ عبداللہ سامنے آئے اور اپنی پُرجوش تقریروں سے عوام کو گلیوں بازاروں میں لا کھڑا کیا نہتے مسلمانوں پر گولیاں چلیں اور کتنے ہی شہید ہو گئے۔

ظاہر ہے اس صورتِ حال پر پنجاب کے مسلمان کیسے خاموش رہ سکتے تھے اس ظلم و شقاوت کے خلاف کارروائی پر غور ہونے لگا۔ مگر ستم ظریفی یہ ہوئی کہ جو کشمیر کمیٹی تشکیل دی گئی ایک سازش کے تحت اس کے صدر بشیر الدین محمود اور سیکرٹری عبدالرحمٰن درد بن بیٹھے۔ دونوں قادیانی تھے نمائش کی خاطر چند مسلمانوں کو بھی ارکان نامزد کیا گیا علامہ اقبال بھی ان میں سے تھے۔

احرار رہنماؤں کو اس ڈرامے کا علم ہوا تو علامہ اقبال کو قادیانی سازش سے آگاہ کہ یہ لوگ دراصل فریب سے کشمیری مسلمانوں کو اپنے دام میں پھانسنا چاہتے ہیں اور دوسرے ملکوں کو قادیانی اثر و رسوخ سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ علامہ اقبال مرحوم و مغفور نے فوراً ہی کشمیر کمیٹی سے استعفیٰ دے دیا کشمیر کمیٹی کا اجلاس ہوا اور اس کی ساری ذمہ داری مجلس احرار کو سونپ دی گئی، چنانچہ ۱۸ اگست کو احرار کی مجلس عاملہ نے لاہور کے اجلاس میں تحریک کشمیر کو منظم اور باضابطہ انداز میں چلانے کا فیصلہ کیا۔

اکتوبر ۱۹۳۱ء کے شروع میں احرار کا ایک وفد کشمیر گیا تاکہ مہاراجہ کشمیر سے براہ راست مذاکرات کرکے مسائل و مشکلات کو حل کرایا جائے، مگر یہ بیل منڈھے نہ چڑھی اور وفد ناکام لوٹ آیا فطری طور پر شاہ جی نے کشمیری مسلمانوں کی حمایت میں انگریز اور مہاراجہ کے خلاف تقریروں کا سلسلہ تیز کر دیا اور لب و لہجہ بھی ضرورت اور حالات کے مطابق سخت اختیار کر لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو شاہ جی دفعہ ۱۲۴ الف (بغاوت) کے تحت گرفتار کر لئے گئے اور ڈیڑھ سال قید بامشقت کی سزا پائی۔

حکومت کے رویے سے تنگ آکر نومبر ۱۹۳۱ء مجلس احرار نے کشمیر کو عملی امداد کے لئے ریاست میں رضاکاروں کے دستے بھیجنے شروع کئے۔ رضاکاروں کی یہ ٹولیاں سیالکوٹ سے ریاستی حدود میں داخل ہوتیں، تو انہیں گرفتار کرکے ظلم و تعذیب کا نشانہ بنایا، مگر مجاہدین کے حوصلے پست نہ ہوتے اور تقریباً پچاس ہزار مسلمانوں نے گرفتاریاں دیں جن میں احرار کے تمام قائدین بھی شامل تھے۔ اسی تحریک کے نتیجہ میں اوّل اوّل کشمیر میں بیداری کی لہر پیدا ہوئی۔ ریاستی حکام کے مظالم کی روک تھام ہوئی اور مسلمانوں کے متعدد بنیادی حقوق بحال کر دیئے گئے۔

شاہ جی نے اسیری کا ابتدائی کچھ عرصہ بورسٹل جیل لاہور میں اور باقی مدت سنٹرل جیل ملتان میں گزاری۔ قید و بند اب ان کی زندگی کا جزو لازم تھی۔ وہ جیل کو بازیچۂ اطفال سمجھتے۔ جہاں ان کے قہقہے مزید بلند ہو جاتے اور شگفتگی و خوش طبعی سے اپنے بیگانے نئے حوصلے اور ولولے پاتے ملتان جیل میں ان دنوں مشہور دہشت پسند شیر جنگ بھی مقید تھا۔ اس نے آپ سے قرآن پاک ترجمے کے ساتھ پڑھا۔ ایک دن سوال کیا۔

شاہ جی! قرآن میں یہ تو درج ہے۔ کہ مسلمان آزاد رہ کر اس طرح زندگی بسر کریں لیکن یہ کہیں درج نہیں کہ غلام ہوں، تو کیونکر زندگی بسر کریں۔ سارے قرآن میں مسلمان اور غلامی کہیں بھی اکٹھے نہیں ہیں پھر آخر مسلمان جنگ آزادی میں حصہ کیوں نہیں لیتے۔

یہ بات شاہ جی کے دل میں اتر گئی مدتوں جلسہ ہائے عام میں مسلمانوں سے اس کا جواب پوچھتے پھرے۔

ایک اشتراکی نوجوان نے جو آپ کے ساتھ قید تھا۔ ایک دن پوچھا! شاہ جی! آپ نے کبھی نماز ترک نہیں کی نہ کبھی روزہ چھوڑا ہے پھر آپ کا دل عام نمازیوں کی طرح سخت کیوں نہیں؟

شاہ جی مسکرائے، فرمایا: بھائی! جو مذہب انسان کے دل کو گداز نہیں کرتا وہ مذہب نہیں، سیاست ہے اور مجھے ایسی سیاست سے کوئی تعلق نہیں"۔

شاہ جی نے جیل میں مونج کوٹی، بان بٹا اور گندم پیسی۔ لیکن کوئی سی آزمائش بھی ان کے حوصلے پست نہ کر سکی۔ بے نیازانہ زندگی گزارتے اور کسی سے کوئی مطالبہ نہ کرتے۔ ان مشکلات کو راہِ حق کا ضروری توشہ سمجھتے تھے

۲۶ اکتوبر کو ملتان جیل سے رہا ہوئے تو ایک نیا معرکہ آپ کا منتظر تھا ہندو مسلم قائدین اور برطانوی وزیر اعظم ریمزے میکڈانلڈ کے درمیان ایک سمجھوتے کے تحت پورے ملک میں مخلوط انتخابات پر اتفاق رائے ہو گیا تھا لیکن پنجاب اور بنگال کو مسلم اکثریت کے صوبے تسلیم کر لیا گیا

اس فیصلے سے سکھ بہت برہم تھے اور ماسٹر تارا سنگھ نے چیلنج دیا! اگر پنجاب میں مسلم راج قائم کرنے کی کوشش کی گئی تو ہم خون کی ندیاں بہادیں گے۔ یہی نہیں۔ سکھوں کے دوسرے چھوٹے بڑے لیڈر بھی اشتعال پھیلانے لگے شاہ جی جیل سے باہر آئے، رنگ دیکھا، تو سکھوں کے مرکز امرتسر میں ایک جلسۂ عام کا اعلان کر دیا مقررہ تاریخ پر پنجاب کے دور دراز شہروں سے بھی مسلمان آئے۔ لاکھوں کے اس مجمع میں شاہ جی نے للکارا:

"غیرت حیران ہو کر مسلمان نوجوانوں کا منہ تک رہی ہے کہ یہی اس قوم کے فرزند ہیں جن کو انگلیوں پر گنے جانے والی قوم خون کی دھمکیاں دے رہی ہے جس قوم نے دجلہ و فرات

محمد اسلم شیخوپوری مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

محدث العصر حضرت بنوریؒ کے واقعات زندگی

• میں نے یہ بھی دیکھا کہ اواخر ۱۳۹۱ھ بمطابق اکتوبر ۱۹۷۱ء میں بیرونِ ملک سفر کی غرض سے حاضر خدمت ہوں فرما رہے ہیں کہ ابھی تو میرا ارادہ حرمین شریف جانے کا پختہ نہیں۔ ذرا ٹھہر جاؤ۔ دوسرے دن فرمانے لگے۔ فلاں آدمی کے ساتھ فلاں جگہ جا کر برٹش ویزا اور سعودی ویزا لیں۔ یکم رمضان کو میرے ساتھ پہلے حرمین شریف چلے جانا اس کے بعد وہاں سے لندن روانہ ہو جانا۔ یکم رمضان کو صبح ہی بلایا اور احرام۔ طریقہ غسل سب باتوں کی تلقین فرمائی۔ اللہ اللہ کیسے معلم! لمحہ لمحہ بعد ہدایات دے رہے ہیں۔ خود احرام کی حالت میں ہیں۔ روزہ ہے۔ ہوائی اڈہ تک ایک ہی کار میں پھر ہوائی جہاز میں۔ پھر جدہ میں اور پھر مکہ میں ۱۸ رمضان تک مکہ مسجد الحرام اور کعبۃ اللہ کے مناظر۔ مجھے ساتھ ہی رکھا۔ پھر مدینہ منورہ میں اعتکاف میں ساتھ رکھا۔ عید کے بعد مجھے لندن جانے کا حکم دیا اور خود عازم کراچی ہوئے۔ کیا کیا دیکھا۔ کیا بتاؤں کیا دیکھا؟ کیا سنا؟ بس ایک خواب کی دنیا تھی جس سے میں گزر گیا۔

(مفتی عبد الباقی۔ لندن)

مخلوق خدا کا خیال

مولانا سے تعلق خاطر کے اس طویل عرصہ میں مجھ سے یوں تو خبر نہیں کتنی غلطیاں اور کوتاہیاں سرزد ہوئی ہوں گی۔ لیکن ایک غلطی سخت ہو گئی اور وہ یہ کہ مولانا محمد تقی عثمانی کے ماہنامہ "البلاغ"، کراچی میں ایک سلسلہ مضامین شروع ہوا۔ دینی مدارس کے انحطاط کے اسباب اور ان کا تدارک متعدد بزرگوں نے جن میں مولانا شمس الحق افغانی اور مولانا ظفر احمد عثمانیؒ شامل تھے۔ اس موضوع پر مضامین لکھے۔ میں نے بھی اس موضوع پہ ایک مقالہ سپرد قلم کیا جو میں نے "البلاغ" کو بھجوا دیا۔ البلاغ کے مدیر مولانا محمد تقی عثمانی کو اس مضمون پر چند اعتراضات تھے جن کا ذکر انہوں نے ایک خط میں کیا ہے جس کا میں نے انہیں جواب لکھ دیا۔ مگر انہوں نے میرے اس مضمون کو اپنے رسالے میں شائع کرنا مناسب نہ سمجھا (بعد میں انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے اس مضمون کی اشاعت خود میرے حق میں مضر سمجھی ہے جس کا اندازہ مجھے پیش آنے والے واقعہ سے ہو گیا) میرا یہ مضمون روزنامہ جسارت میں شائع ہوا۔ مولانا کی نظر سے گزرا انہیں اسے پڑھ کر صدمہ ہوا۔ اور پھر ماہنامہ "بینات" کے اداریہ بصائر و عبر میں انہوں نے اس مضمون کا میرا نام لیے بغیر تعاقب کیا۔ اس کے بعد جب میں مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھے ان کی ناراضگی کا بخوبی اندازہ ہو گیا۔ مگر مجھے ان کی ہیبت علمی کے سبب کچھ کہنے کی جرأت نہ ہوئی۔ لیکن چونکہ میرے اس مضمون میں غلطی کی بنیاد عدم واقفیت تو ہو سکتی تھی۔ الحمد للہ"۔ عناد یا دشمنی ہرگز نہ تھی اس لیے نیتوں کی برکت سے کچھ عرصے بعد الحمد للہ مولانا کے دل پر چھایا ہوا غبار خود بخود دور ہو گیا۔

شعائر اللہ کی تعظیم

مدینہ منورہ سے واپسی پر پاکستان کے لیے روانہ ہونے سے پہلے جدہ میں ایک روز قیام کے دوران ایک بار عمرے کا اور موقعہ مل گیا۔ میں عمرے کے لیے آیا۔ سعی کے بعد نماز ظہر میں اتفاقاً حرم میں مولانا سے ملاقات ہو گئی۔ کہنے لگے کہ کھانا کھا کر جانا۔ چنانچہ بعد نماز ظہر مجھے اپنے ساتھ قاری سلیمان صاحب کے گھر موٹر میں لے گئے۔ جب زینے پر چڑھنے کا وقت آیا تو میں پیچھے ہو گیا کہ مولانا آگے بڑھیں مگر مولانا نے مجھے آگے بڑھنے کے لیے کہا میں نے جب کہا کہ مولانا آپ! تو فرمایا کہ تم اس وقت محرم (حالت احرام میں) ہو تمہارا مرتبہ اس وقت مجھ سے بڑھا ہوا ہے اس لیے تم آگے بڑھو۔ حکم کی تعمیل میں میں آگے ہو گیا۔ مگر آج تک مولانا کی یہ بات میرے ذہن میں محفوظ ہے۔ کہ مولاناؒ دینی شعائر کی کس قدر پابندی کرتے تھے۔

(ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن ایم اے/ایل ایل بی/پی ایچ ڈی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)

فراست

تقسیم ہند سے بہت پہلے کی بات ہے جب پنجاب کے بعض اہل قلم نے ایک اسلامی تنظیم قائم کی۔ حضرت مولانا ابو الحسن ندوی اور مولانا منظور نعمانی کے ساتھ مولانا بنوریؒ کو بھی اس میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ حضرت بنوریؒ ان دنوں ڈابھیل میں مقیم تھے۔ حدیث میں ہے مومن کی فراست سے ڈرو۔ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ آپ نے ابتداءً ہی ان خطروں کو اپنے پاؤں تلے روند ڈالا اور تلواروں کے

بھانپ لیا جو مولانا ندوی اور مولانا نعمانی پر کچھ دیر بعد میں کھلے اور مولانا اصلاحی تو بہت دیر بعد جاگے۔ حضرت بنوریؒ نے ایک مجلس میں مجھے بتایا کہ مجھے ابتدا ہی سے اس میں معتزلہ اور خوارج کی جھلک نظر آ رہی تھی۔ اور بعد کے حالات نے بتایا کہ میرے خدشے درست تھے کفر کے سوا شاید ہی کوئی غلطی ہو جو اس داعی حق سے نہ صادر ہوئی ہو۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اسلاف سے کٹ کر چلے وہ کسی طرح صراط مستقیم پر نہیں رہ سکتا۔

(ڈاکٹر خالد محمود۔ انگلینڈ)

ایفائے عہد

اواخر ذوالحجہ یا اوائل محرم میں وفاق المدارس کی کوئی مجلس مشاورت مدرسہ قاسم العلوم میں ہونے والی تھی حضرت بنوریؒ قدس سرہ العزیز بھی مدعو تھے دیکھتے کیا ہیں کہ صبح سویرے اچانک حضرت قدس سرہ خیرالمدارس پہنچ گئے اور سیدھے حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ کے کمرے پر جا دستک دی اور فرمایا ۔ السلام علیکم محمد یوسف اجازت چاہتا ہے ۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ میں نے مدینہ طیبہ میں ہی نیت کی تھی کہ ملتان جاؤں گا تو سب سے پہلے مولانا خیر محمد صاحبؒ سے ملوں گا اب قاسم العلوم نہیں اترا سیدھا یہاں آیا ہوں۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب قدس سرہ اس نعمت غیر مترقبہ سے باغ باغ ہوگئے اور فوراً کھڑے ہو کر معانقہ کیا۔

(مفتی عبدالستار۔ خیرالمدارس ملتان)

وسعت علمی

۱۹۷۱ء میں میں نے مرتد کے احکام پر ایک مختصر کتاب لکھی۔ مولانا کی خدمت میں بنظر اصلاح پیش کی۔ مولانا نے اجماع اور ارتداد کے مسئلے پر سوالیہ لگا کر در المختار۔ مزید دیکھنے کی ہدایت لکھ دی۔ واقعہ یہ ہے کہ کتاب میں یہ موضوع تشنہ تھا (بعد میں یہ کتاب سلسلہ مضامین کے طور پر البلاغ۔ کراچی اپریل ۱۹۷۲ء تا مارچ ۱۹۷۳ء بالاقساط شائع ہوئی۔) حکومت آزاد کشمیر کو مجھے شراب نوشی کی سزا پر ایک مبسوط رائے ارسال کرنا تھی۔ میں نے ایک ماہ تک اس سلسلے میں تمام احادیث و روایات کا مطالعہ کیا مگر دل میں کچھ کھٹکا رہا۔ میں وقت لے کر مولانا کی خدمت میں پہنچا اور اپنا اضطراب ان کے سامنے رکھ دیا۔ سن کر فرمانے لگے تم نے اس مسئلے میں نصب الرایہ اور فیض الباری دیکھی ؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ ان دو کتابوں کو دیکھ لو انشاء اللہ کھٹکا جاتا رہے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا کی خدمت میں تھوڑے سے وقت میں وہ مسئلہ حل ہو جاتا تھا۔ جس میں میں ہفتوں سرگرداں رہتا۔ مجھ پر مولانا کی ہیبت علم اس قدر طاری رہتی تھی کہ ایک دو مرتبہ کے سوائے شاید ہی کبھی میں نے جارحانہ بحث کا انداز اختیار کیا ہو میں اکثر اوقات مولانا کے ارشادات بہت صبر و سکون اور توجہ سے سنتا رہتا۔ البتہ بعض ضمنی سوالات جو خود مولانا کے بیان سے پیدا ہوتے تھے ان کو نہایت ادب سے دریافت کرتا تھا۔ فرماتے تھے۔ تم وکیل ہو اس لیے نکتے خوب پیدا کرتے ہو۔ تم جیسا مخاطب ہو تو طبیعت کھلتی ہے اور بات کرنے کو جی چاہتا ہے۔ خبر نہیں کہ یہ میرا انداز سماعت اور طالب علمانہ شوق تھا یا مولانا کی وسیع القلبی۔

(ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن / ایم اے / ایل ایل بی۔ پی ایچ ڈی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)

علمی انہماک

شاید بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ مولانا عام علماء کے برخلاف مسلسل مطالعہ کرتے رہتے تھے اور جدید تحقیقات سے خود کو باخبر رکھتے تھے مگر اس کا اظہار کبھی نہیں کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ جب عارضۂ قلب میں مبتلا ہوئے اور ڈاکٹر نے آرام کی ہدایت کی اس وقت بھی انہوں نے شیخ الازہر الشیخ عبدالحلیم محمود کی نئی تصنیف جو تصوف کے موضوع پر تھی اور چار پانچ سو صفحات پر مشتمل ہے بستر علالت پر لیٹے لیٹے پڑھ ڈالی۔ جب افاقہ ہوا اور ڈاکٹر نے ملاقات کی اجازت دے دی تو میں عیادت کے لیے گیا تو اس کتاب کا مجھ سے ذکر کیا اور اس کتاب کی بہت تعریف کی اور شیخ الازہر کی (جن کے ساتھ میں حکیم سعید صاحب کے ہاں ایک دعوت میں شریک ہو چکا تھا) بے حد تعریف کی اور مجھ سے ان کے ذاتی اوصاف بالخصوص موصوف کے صوفی باصفا ہونے کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ اس وقت عالم اسلام میں ان جیسی شخصیت نہیں ہے۔

(ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن / ایم اے / ایل ایل بی پی ایچ ڈی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)

تواضع

تواضع کا یہ عالم تھا کہ اپنے لیے امتیازی حیثیت گوارہ نہیں فرماتے تھے۔ اس سفر میں ہوٹل کے قیام کے دوران کمرے میں میری چارپائی مولانا کی چارپائی کے بالمقابل بچھی ہوئی تھی۔ میرا جی گوارہ نہ کرتا تھا کہ اس طرح بالمقابل سوؤں۔ میں نے بستر چارپائی سے اٹھا کر نیچے قالین پر بچھانا چاہا تو سختی سے روک دیا اور فرمایا کہ چارپائی پر ہی سونا ہوگا۔ اسی طرح نیروبی میں ایک صاحب کے مکان پر جب قیام فرمایا تو وہاں کمرے میں صرف ایک پلنگ بچھا تھا باقی قالین پر انہوں نے میرے لیے اسپرنگ کا موٹا گدا بچھا دیا تھا۔ تو مجھے فرمانے لگے کہ میرا بستر بھی قالین پر بچھا دیجئے میں نے بڑی مشکل اور اصرار سے چارپائی پر آپ کو سلایا۔

(ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر)

استقامت

ختم نبوت کے قادیانی مسئلے میں مولانا مرحوم نے پورے ایک سو دن شب و روز کام کیا۔ اس میں بھی ان کا یہی طرز فکر تھا کہ جو کچھ کرو اللہ کے لیے کرو شہرت کے لیے نہ کرو۔ اس زمانے میں بعض فرضی نام نہاد انجمنوں کے نام سے آپ کے خلاف مختلف اخبارات میں بڑے بڑے اشتہارات شائع کرائے گئے۔ اور جاننے والے جانتے ہیں کہ ان اشتہارات کے بل کہاں سے اور کس مد سے ادا کئے گئے لیکن مولانا نے ان اشتہارات کا سرے سے نوٹس ہی نہ لیا اور کوئی جواب شائع کرانے کا انہیں خیال تک نہ آیا۔ وہ دین کے کام میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے تھے

ان کے نزدیک ذاتی عزت و ذلت کی دین کے کام کے سامنے کوئی اہمیت نہ تھی۔ وہ دین کے راستے میں ہر سختی اور دشواری کو اپنے لیے رحمت اور سامان سفر سمجھتے تھے۔

(ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن ایم اے/ایل ایل بی/پی ایچ ڈی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)

• مولانا پسند وناپسند (LIKES-AND-DISLIKE) کے آدمی تھے۔ مداہنت ومنافقت ان کے مسلک میں جرم عظیم تھی۔ جس کو چاہتے ٹوٹ کر چاہتے اور جس کو ناپسند کرتے۔ کسی دوسرے کی زبانی اس کے ذکر سے بھی انہیں تکلیف ہوتی۔ ایک مرتبہ بھٹو صاحب کے دورِ حکومت میں ایک با اثر وفاقی وزیر کراچی آرہے تھے۔ ایک انجمن ان کو ظہرانہ میں بلا رہی تھی۔ کچھ گفتگو بھی مقصود تھی۔ دو ایک مولوی صاحبان بہت کوشاں تھے کہ مولانا بنوریؒ صاحب اور مفتی محمد شفیع صاحبؒ اس میں شرکت فرمائیں۔ اس وقت مدرسے میں اتفاقاً میں موجود تھا۔ مفتی محمد شفیع صاحب سے فون پر بات کرنے کی کوشش کی جارہی تھی۔ اس وقت کے ماحول سے مجھے گھبراہٹ ہورہی تھی میں جلدی چلا آیا۔ چند روز بعد میں مولانا کی خدمت میں گیا۔ تو اس بارے میں دریافت کیا۔ فرمانے لگے میرا جی اندر سے نہ چاہتا تھا۔ مگر ان مولوی صاحب کا مفتی محمد شفیع صاحب سے رشتہ داری کا تعلق تھا۔ اس لیے خاموش رہا اور اقرار یا انکار کچھ نہ کیا چاہتا تھا کہ پہلے مفتی صاحب سے بات ہوجائے مفتی صاحب اور میری دونوں کی رائے ہوئی کہ ہمیں اس میں شرکت نہ کرنی چاہیے۔ چنانچہ ہم دونوں میں سے وہاں کوئی نہ گیا۔ پھر خدا کی شان دیکھیے دوسرے دن ان وزیر صاحب کا فون آیا کہ میں مدرسہ آنا چاہتا ہوں میں نے کہا تشریف لے آئیے۔ چنانچہ وہ آئے۔ میں نے ان کی چائے وغیرہ سے خاطر تواضع کی۔ مگر ساتھ بھٹو حکومت کے لادینی اقدامات اور ملک میں بڑھتی ہوئی بے دینی کی طرف ان کی توجہ دلائی۔ موقع اچھا تھا۔

(ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن ایم اے/ایل ایل بی۔ پی ایچ ڈی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)

ڈیرہ اسماعیل خان کے لیل و نہار

قائدِ اسلامی انقلاب مولانا مفتی محمود مدظلہ کی تقریر کا مکمل متن

ا۔ عرب عوام اور حکام کی طرف سے محبت، اخوت اور بھائی چارے کا پیغام لایا ہوں۔

ب۔ عرب عوام کو پاکستان کے حالات سے آگاہ رکھنے کے لیے حکومت اور وزارت اطلاعات اپنے وسائل کو پوری طرح بروئے کار لائے۔

ج۔ پاکستان عالم اسلام کی قیادت کی صلاحیت رکھتا ہے۔

د۔ فلسطین اور بیت المقدس کا مسئلہ پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے۔

ر۔ پاکستان امریکی امداد کے عوض اپنی آزادی کو فروخت نہیں کر سکتا۔

ز۔ بلدیاتی انتخابات کا مسئلہ اقتدار کی منتقلی میں خدشات پیدا کر رہا ہے۔

ط۔ ایٹمی طاقت بننا قرآن کی رو سے ہمارا فرض ہے۔

قائدِ اسلامی انقلاب [illegible] محمود مدظلہ، مشرق وسطیٰ کے ممالک سعودی عرب، کویت، ابوظہبی اور متحدہ عرب امارات کے چالیس دن کے دورے کے بعد جب ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ہوائی اڈے پر پہنچے تو ڈیرہ کی عوام نے حسب روایت اپنے محبوب قائد کا شاندار استقبال کیا۔ ہوائی اڈے پر ہزاروں افراد اپنے محبوب قائد کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لئے آگے بڑھ رہے تھے۔ حضرت قائدِ انقلاب نے اپنے ایک رفیق کار مولانا یسین صاحب کو عطر لگایا تو عوام نے اپنے ہاتھ آگے بڑھائے۔ آپ نے عطر کی تمام شیشی عوام کے ہاتھوں پر ختم کر دی۔ جس سے عوام کے دلوں میں خوشی کے آثار اور بڑھ گئے۔

بعد ازاں کاروں، بسوں، جیپوں کے ایک بہت بڑے جلوس کے ساتھ آپ دارالعلوم نعمانیہ پہنچے۔ راستے میں عوام نے "شیردل قائد" زندہ باد۔ قائد اسلامی انقلاب زندہ باد، کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ تقریباً ۲ بجے آپ دارالعلوم نعمانیہ پہنچے۔ اور فوراً ہی جمعۃ المبارک کے خطبے میں اپنی تقریر شروع کر دی۔

آپ نے فرمایا۔

میں خداوند کریم کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اپنے گھر کعبۃ اللہ اور حضور علیہ السلام کے روضے کی زیارت نصیب فرمائی۔ میں عرب ممالک میں حکام، مشائخ، علماء کرام اور طلباء سے ملا ہوں اور میں نے ان سے پاکستان اور عالم اسلامی کی موجودہ صورتِ حال پر مفصل بات چیت کی ہے، وہاں عرب عوام کے دلوں میں پاکستانی بھائیوں کے لئے محبت، اخوت اور بھائی چارے کے جذبات پوری طرح موجزن ہیں۔ وہاں کے حکام تو پاکستان کی موجودہ صورت حال سے پوری طرح واقف ہیں۔ مگر عوام ان حالات سے پوری طرح آگاہ نہیں ہیں۔ لہذا حکومت پاکستان کا یہ فرض ہے کہ وہ پاکستان کے موجودہ حالات سے عرب عوام کو پوری طرح آگاہ کرے اور اس سلسلے میں وزارت اطلاعات اپنے وسائل کو پوری طرح بروئے کار لائے۔

آپ نے فرمایا۔

ہم نے آج تک اپنے مقصد کو نہیں سمجھا۔ مسلمان مغربیت سے مرعوب تھا۔ اور وہاں غیر اسلامی ازموں کے کچھ اثرات ہونے لگے مگر ان ازموں سے مسلمانوں کو زبردست دھچکا لگا۔ اور وہ اب اپنے مقصد کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

اس وقت عالم اسلام میں ایک زبردست اسلامی لہر دوڑ رہی ہے۔ اور تھوڑے ہی دنوں میں یہ لہر پورے عالم اسلام کو اپنے دامن میں لپیٹ لے گی۔ اس وقت پورے اسلامی ممالک کی نظر پاکستان پر لگی ہوئی ہے اور پاکستان عالم اسلام کی قیادت کے لئے اپنے اندر پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں پاکستان دشمنی پر تلی ہوئی ہیں۔ اس ضمن میں امریکہ نے پاکستان کی امداد بند کر رکھی ہے۔ پاکستان کا جرم صرف اتنا ہے کہ اس نے ایٹمی طاقت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ ایٹمی طاقت بننا اگر جرم ہے۔ تو برطانیہ، روس، چین اور بذاتِ خود امریکہ اس جرم کا مرتکب نہیں ہوا ہے۔ بھارت اگر ایٹمی دھماکہ کرتا ہے۔ تو امریکہ اس کی امداد بند نہیں کرتا

شہر شہر سے — ترتیب قمر ہاشمی

جدید انتخابات جمعیۃ علمائے اسلام (تحصیل ملتان)

قادر پور راں

۱. امیر ... حاجی نذر محمد
نائب امیر ... الحاج رستم علی
ناظم عمومی ... سعید احمد
ناظم ... مولوی عبداللہ
خازن ... محمد اقبال
ناظم نشر و اشاعت ... ملک غلام رسول
سالار ... جمال الدین

۲. بستی جلیل

سرپرست ... حاجی محمد ابراہیم
دوم ... چوہدری نبی بخش
امیر ... قاری محمد ابراہیم نعمانی
نائب امیر ... حافظ غلام مرسلین
ناظم عمومی ... عبدالمجید ربانی
ناظم ... رشید احمد رحمانی
دوم ... رانا محمد جمیل
ناظم نشریات ... خان محمد اشرف خان
خازن ... عاشق علی
سالار ... مولوی عبدالحفیظ

۳. نیل کوٹ

امیر ... نمبردار محمد صدیق
ناظم ... راؤ عبدالعزیز
خازن ... چوہدری ممتاز

۴. امیر پور

سرپرست ... میاں غلام اصغر
امیر ... نمبردار حسن خان
نائب امیر ... فیروز خان
دوم ... چوہدری عبدالغفور
ناظم عمومی ... حافظ عبدالغفار
ناظم ... مولوی عبدالعزیز
دوم ... حافظ عبدالستار
خازن ... چوہدری جلال الدین
ناظم نشریات ... بشیر دین
سالار ... عبدالستار
ناظم دفتر ... عبدالستار
علاقائی مبلغ ... صوفی محمد یار

۵. نواں شہر ... موضع باقر پور

سرپرست ... میاں غلام اصغر
امیر ... ڈاکٹر نظیر احمد نظیر
نائب امیر ... میاجی علم الدین
امیر ... چوہدری عبدالحمید
ناظم عمومی ... چوہدری عبدالستار
ناظم ... قاری محمد اصغر
دوم ... چوہدری لیاقت علی
خازن ... چوہدری موجان خان
ناظم نشریات ... رانا اکرام الٰہی
سالار ... نائیک [illegible] الدین خان
علاقائی مبلغ ... صوفی محمد عباس
ناظم دفتر ... چوہدری خورشید احمد

۶. مخدوم رشید

سرپرست ... مولانا ابوالخیر اسدی
امیر ... حاجی عبدالرحمٰن
نائب امیر ... حاجی عبدالرشید
دوم ... مولوی حق نواز
ناظم عمومی ... حاجی غلام رسول
ناظم ... غلام مصطفےٰ
دوم ... ابوالحسن خواجہ
خازن ... حاجی محمد پہلوان
ناظم دفتر ... عبدالرحمٰن
سالار ... عبدالغفور

۷. ڈیرہ بدھو

سرپرست ... شہباز خان
امیر ... ڈاکٹر عبدالرزاق
نائب امیر ... فرزند علی
ناظم عمومی ... قاری علی محمد شاہد
ناظم ... محمد اسلم
خازن ... اسلام الدین
ناظم نشریات ... محمد صدیق
سالار ... خورشید احمد
ناظم دفتر ... خان محمد

۸. ایاز آباد مڑل

سرپرست ... میاں محمد ابراہیم مڑل
امیر ... حاجی ظفر حسین ظفر
نائب امیر ... حافظ غلام احمد
دوم ... چوہدری عبدالرحمٰن
ناظم عمومی ... چوہدری محمد ابراہیم میو
ناظم ... خان محمد زمان خان

دوم ...... ح۔ فیروزالدین
خازن ...... حاجی نور محمد
ناظم نشریات ۔ چوہدری محمد اسماعیل
سالار ۔ ... چوہدری اللہ دتا

۹ بستی غریب آباد ۔ مظفر آباد

سرپرست .... حفیظ الدین
امیر ...... محبت علی
نائب امیر ...... فتح محمد مغل
ناظم عمومی ۔ ... نذیر احمد
ناظم ...... عمر داؤد
ناظم نشر و اشاعت ۔ محبوب علی
خازن ...... مصطفےٰ
سالار ... محمد قاسم شاہد
ناظم دفتر ...... عبد القیوم

۱۰۔ موضع مدینہ

امیر .... چوہدری محمد یعقوب
نائب امیر ... نواب دین
دوم ..... محمد رمضان
ناظم عمومی ..... غلام حسین
خازن ... چوہدری سردار محمد
سالار ..... چوہدری محمد شریف

۱۱۔ کیوڑا آباد

امیر .... بشیر احمد
نائب امیر ..... الٰہی بخش
دوم ... حاجی غلام حامد
ناظم عمومی ... چوہدری محمد اقبال
خازن ..... چوہدری سلطان احمد
ناظم نشریات .. خان حبیب الرحمٰن خان
سالار ...... غلام حیدر

۱۔ بوسن ہطار

سرپرست ... مولانا سلطان محمود
امیر .... حافظ رحیم بخش
نائب امیر ..... ملک عبد الخالق
ناظم عمومی ... قاری محمد اجمل
ناظم ... ڈاکٹر محمد اکمل
ناظم نشریات .. قاری محمد طاہر
خازن ... حاجی خیر محمد

سالار ...... حافظ سعید

مظفر آباد

سرپرست ..... ملک منظور احمد
امیر ..... حاجی محمد علی
نائب امیر ... صوفی محمد شفیع
دوم ..... صوفی نظام الدین
ناظم عمومی ... صوفی امام الدین
ناظم ..... راؤ محمد خان
دوم ..... محمد تیمور خان
ناظم نشریات ۔ محمد قاسم شاہد
خازن ... حاجی شوکت علی
سالار ..... مہر دین

ترگڑھ

سرپرست ... مولانا محمد ظریف
امیر .... حاجی محمد یعقوب
نائب امیر اول ۔۔ محمد صدیق
دوم ... ڈاکٹر امتیاز علی
ناظم عمومی ۔ محمد یعقوب حوالدار ریٹائرڈ
خازن ... محمد حسین
سالار ... محمد یامین

دس ارکان پر مجلس عمومی ضلع ملتان کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا۔

انتخابات محلہ دار ملتان شہر

بیرون بوہڑ گیٹ

امیر ... حضرت مولانا عبد القادر
نائب امیر ۔ مولانا عبد الرحمٰن
ناظم عمومی ۔ حاجی محمد لقمان
خازن ... محمد رمضان
ناظم نشریات ۔ صوفی سیف الرحمٰن

ممتاز آباد

امیر ... مولانا محمد اسحاق
نائب امیر ... مرزا محمد شریف
ناظم عمومی ... حبیب الرحمٰن انصاری
خازن ... حاجی محمد شفیع
ناظم نشریات ۔ حافظ محمد الیاس

اندرون دہلی گیٹ

سرپرست ۔ حاجی کریم بخش
حاجی کریم نواز ۔ حاجی امیر بخش ۔

امیر ... حاجی محمد نواز
نائب امیر ۔ قاری عبد اللطیف
دوم ... صلاح الدین
ناظم عمومی ۔ صوفی محمد شریف
ناظم ... حافظ مقصود احمد
دوم ... محمد رفیع
ناظم نشریات ۔ حافظ حبیب الرحمٰن
خازن ... محمد رمضان
سالار ... محمد سلیم

وفاق بستی باوا صفرا

امیر ... مولانا سید بدر الدین
نائب امیر .. میاں رحمت علی
ناظم عمومی ... شیخ محمد عثمان خضری
ناظم ... حافظ حمید الدین راشدی
ناظم نشریات ۔ عبد الرزاق
سالار ۔ محمد حسین ۔ بشیر محمد
ناظم دفتر ... نصیر الدین

اختر آباد

امیر ... چوہدری نظام الدین
نائب امیر ... مستری حبیب الرحمٰن
دوم ... عبد الرحمٰن
ناظم عمومی ... ارشاد احمد
ناظم ... اللہ رکھا
ناظم نشریات ... محمد ابراہیم
خازن ... فرزند علی
سالار ... عبد الرزاق
ناظم دفتر ... معراج الدین

بستی رضا آباد

امیر ... شیخ عبد اللطیف راشدی
نائب امیر ... میاں رحمت علی
ناظم عمومی ... مستقیم خان
ناظم نشریات ... بابو محمد شفیع
سالار ... شیخ شہزاد احمد الٰہی

بستی باوا صفراء

امیر ... لال دین نمبردار
نائب امیر ... خواجہ بخش
دوم ... بشیر محمد
ناظم عمومی ... علی احمد

ناظم نشریات ... عبدالستار

خازن ... مولانا سید بدرالدین سلطی

سالار ... نسیم احمد طاہر

نائب صدر ... مشتاق احمد

اشرف آباد

امیر ... شیخ عبدالشکور خضری

نائب امیر ... فتح محمد قریشی

ناظم عمومی ... شیخ محمد عثمان خضری

ناظم ... شیخ محمود قریشی

دوم ... شیخ عبدالمجید قریشی

ناظم نشریات ۔ جمشید علی قریشی

سالار ... شیخ محمد حسین طور

نائب سالار ... شمس الدین

ایک حقیقت اور وضاحت

مولانا محمد کلیم اللہ صاحب مدرس و مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ ایک جید اور صاحب دیانت عالم دین ہیں نہ تو مولانا صاحب نے مدرسہ احرار الاسلام خیرپور سادات کا چندہ خرد برد کیا ہے اور نہ ہی ان کے خلاف اس قسم کا کوئی مقدمہ درج ہوا ہے۔

جب کہ مولانا کے چند ذاتی مخالفین اور شر پسند عناصر نے ان کے خلاف جھوٹے الزامات کی ایک مہم شروع کر رکھی ہے لہذا اخبار میں ان کے خلاف جو خبر شائع ہوئی ہے وہ بھی من گھڑت اور جھوٹ کا پلندہ ہے۔

ضروری اعلان

شکرگڑھ۔ تنظیم القاسم اہل سنت و الجماعت شکرگڑھ کے اعلان کے مطابق علماء حق دیوبند کا تاریخی کردار اور علمائے حق دیوبند تاریخ کے آئینہ میں بہت کم تعداد میں رہ گئے ہیں جو حضرات منگوانا چاہتے ہیں وہ جنرل سیکرٹری شیخ محمد شفا بدتعہ تنظیم القاسم اہل سنت والجماعت شکرگڑھ کے نام ۵۰ روپے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

(اپیل) جو حضرات یہ چارٹ منگوائیں وہ کسی گتہ پر لگا کر اہم جگہ پر لٹکائیں اور حلقہ احباب کو روشناس کرائیں۔

تنظیم القاسم اہلسنت والجماعت شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ۔

دلیہ کامل پور علاقہ چھچھ غربی ضلع اٹک کا انتخاب

امیر ... عبدالرؤف صاحب

نائب امیر اول ... محمود شاہ "

" دوم ... حاجی امیر افضل "

ناظم اعلیٰ ... محمد اسلم خان "

ناظم اعلیٰ اول ... محمد جمال عرف کالیا "

" " دوم ... بشیر افضل "

سیکرٹری اطلاعات ۔ قاری عمر خطاب

خازن ... عبدالحق "

انتخاب جندراکہ شہر

صدر ... چوہدری عبدالعزیز ڈار

نائب صدر ... رانا نعمت اللہ

جنرل سیکرٹری ۔ ڈاکٹر اللہ دتا

جائنٹ سیکرٹری ۔ ملک محمد صدیق

پروپیگنڈہ سیکرٹری ۔ حافظ منظور احمد

خزانچی ... ڈاکٹر منظور احمد

انتخاب کوٹ سلطان پور

۳ مئی کو انتخابی مہم کے دوران بستی کوٹ سلطان پور کا جائزہ اور انتخاب باتفاق رائے عمل میں آیا۔

سرپرست ۔ قاری محمد اسماعیل صاحب خطیب مسجد۔

صدر ... چوہدری محمد رفیق نمبردار

نائب صدر ۔ حاجی عبدالمجید

جنرل سیکرٹری ۔ محمد اسلم

نائب جنرل سیکرٹری ۔ حافظ محمد یعقوب

خازن ... حاجی نور محمد

ایک اعلان

مدرسہ عربیہ اسلامیہ رجسٹرڈ جھنگ بازار جھنگ صدر کا تیسرا سالانہ عظیم الشان جلسہ عام بتاریخ ہائے ۱۳ ر ۱۴ ر رجب المرجب بمطابق ۹-۱۰ جون بروز ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں اکابرین جمعیت علماء اسلام خطاب فرمائیں گے۔

حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مرکزی ناظم جمعیت علماء اسلام پاکستان۔

حضرت مولانا قاری محمد اجمل خان صاحب مرکزی ناظم جمعیت علماء اسلام پاکستان

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب مرکزی ناظم جمعیت علماء اسلام پاکستان و دیگر علماء کرام ۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا ابو راشد حبیب الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ صدا دیں گے۔

ظفر آباد نزد شہداد پور

راؤ عبدالمجید امیر جمعیت

محمد یسین ناظم اعلیٰ

قاری عبدالرشید نائب امیر

اسلام الدین نائب ناظم اعلیٰ

خورشید احمد خازن

ممتاز احمد سالار

امیر جمعیت علماء اسلام ظفر آباد (جٹیا گوٹھ)

جیب کوٹ خانیوال

۱. امیر ... چوہدری کریم الدین صاحب

۲. نائب امیر ... چوہدری بشیر احمد صاحب

۳. ناظم عمومی ... صوفی صدیق صاحب

۴. جوائنٹ سیکرٹری ۔ چوہدری محمد یاسین

۵. سیکرٹری نشر و اشاعت ۔ چوہدری محمد شریف

۶. خزانچی ... چوہدری سعید "

۷. پروپیگنڈہ سیکرٹری ۔ بندو خان

۸. سالار ... چوہدری جیون خان

بخیر و خوبی تمام کاروائی عمل میں لائی گئی۔ اور اجلاس قاری عبدالستار صاحب کی دعائے خیر کے بعد ختم ہو گیا۔

بھٹو برادری کی جمعیت علماء اسلام میں شمولیت

نواب شاہ ۔ پڈعیدن میں جمعیت علماء اسلام کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا قائم الدین صاحب ناظم عمومی جمعیت ضلع نوابشاہ منعقد ہوا جس میں مجلس عمومی حلقہ پڈعیدن کے اراکین نے کثرت سے شرکت کی قاری محمد حسن صاحب امیر تعلقہ نوشہرو نے بھی

اس اجلاس میں شرکت کی۔ اس موقع پر جناب
مولانا احمد خان نے جو کہ پرانا پڈعیدن شہر
جامعہ مسجد کے خطیب ہیں اپنی بھٹو برادری
سمیت جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان
کیا۔ مولانا قائم الدین صاحب نے مولانا احمد خان
اور ان کی برادری کی جمعیت میں شمولیت کا
خیر مقدم کیا۔ بعد ازاں انتخاب عمل میں آیا۔
اور مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے
سرپرست۔ مولانا احمد خان صاحب بھٹو
امیر۔ مولانا تاج الدین صاحب
لسبیلی نقشبندی۔
نائب امیر اول۔ گلزار احمد صاحب
نائب امیر دوم۔۔ جناب مولوی
محمد قاسم صاحب۔
ناظم عمومی۔۔ حافظ عبدالاحد صاحب
نائب ناظم اول۔ عبدالفتح ملک صاحب
نائب ناظم دوم۔ ڈاکٹر فقیر محمد صاحب
خازن۔۔ رئیس محمد موسیٰ صاحب
ناظم نشر و اشاعت۔ جناب حافظ
مسعود احمد صاحب۔
سالار۔ جناب شبیر احمد صاحب کو
بنایا گیا ہے۔

انتخاب دکی ضلع لورالائی

سرپرست۔ مولوی محمد دین صاحب دکی
امیر۔ مولوی عبدالعزیز ״ لونی
نائب امیر اول۔ مولوی خدائیداد ״ عقل
نائب امیر دوم۔ مولوی عبدالسلام ״
ناظم اعلیٰ۔ مولوی عبداللہ جان صاحب
ناصر آباد۔
نائب ناظم۔ نیاز محمد صاحب۔۔۔۔
نانا صاحب زیارت۔
ناظم اطلاعات۔ سید شمس الدین
نانا صاحب زیارت۔
سالار۔ حاجی دوست محمد صاحب
ناصر آباد۔

سٹی ٹاؤن کے لئے مندرجہ ذیل عہدیدار
منتخب ہوئے۔
۱۔ سرپرست۔ مولانا محمد صدیق صاحب
۲۔ امیر۔۔ حاجی مہر محبت خان باروزئی
۳۔ نائب امیر اول۔ حاجی محمد صدیق خٹک
۴۔ نائب امیر دوم۔ محمد صدیق نسوار فروش
۵۔ جنرل سیکرٹری۔ مولانا نظام الدین۔
۶۔ ناظم اول۔۔۔۔ دلاور خان جانڈیہ
۷۔ ناظم دوم۔۔ ساقی سعید احمد دیپال۔
۸۔ سیکرٹری اطلاعات۔ طالب حسین
۹۔ خازن۔ حاجی سید نور شاہ۔
۱۰۔ مبلغ۔۔۔۔ مولوی محمد عثمان زند

جمعیت علماء اسلام شاہرگ کا اجلاس

ضلعی کنوینر مولانا جان محمد کی صدارت میں
ہوا۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا
۱۔ سرپرست۔۔ مولوی عبدالمجید صاحب
۲۔ امیر۔۔۔۔۔ مولوی عبدالرؤف ״
۳۔ نائب امیر اول۔ مسٹر نیاز محمد
۴۔ نائب امیر دوم۔ مولانا عبدالوہاب
۵۔ جنرل سیکرٹری۔ مولوی فیض الحق
۶۔ ناظم اول۔۔۔۔ عبدالباقی
۷۔ ناظم دوم۔۔ حاجی سعداللہ دکاندار
۸۔ خزانچی۔۔۔۔ ملا محمد علی
۹۔ سیکرٹری اطلاعات۔ لوسکی جان دکاندار

جمعیۃ علماء اسلام زنڈو بانڈہ تحصیل نوشہرہ کا تنظیمی اجلاس

۱۔ جناب مولانا احمد شاہ صاحب فاضل
دارالعلوم حقانیہ پیش امام مسجد بابا جی
صاحب صدر۔
۲۔ جناب مولانا خلیل الرحمٰن صاحب پیش
امام مسجد ملکان۔ نائب صدر۔
۳۔ جناب مولانا حکیم خلیل الرحمٰن صاحب
پیش امام مسجد ترخانان جنرل سیکرٹری
۴۔ جناب شمان الدین۔ جوائنٹ سیکرٹری
۵۔ جناب حضرت محکم دین صاحب مستری
خزانچی۔
۶۔ سالار۔ جناب فرید اللہ شاہ صاحب

قرارداد

رسالپور سے زنڈو بانڈہ کو جو سڑک
جاتی ہے خستہ حالت میں ہے۔ مرمت
کے قابل ہے۔ حکومت سے خاص توجہ کی
اپیل کی جاتی ہے۔

تنظیم نوجوانانِ اہلسنت

۱۔ سرپرست۔ الحاج مولانا قاضی۔
قمر الدین صاحب۔
۲۔ مستقل کنوینر۔ محمد اکرم چوہان
۳۔ صدر۔۔۔ چوہدری محمد طارق جاوید
۴۔ نائب صدر اول۔ محمد اسلم چوہان
۵۔ نائب صدر دوم۔ ملک محمد رمضان غوری
۶۔ ناظم عمومی۔ حافظ گلزار احمد صاحب
۷۔ نائب ناظم اول۔ صوفی محمد اسلم
۸۔ نائب ناظم دوم۔ عبدالرشید چوہان
۹۔ ناظم نشر و اشاعت۔ محمد اکرم چوہان
۱۰۔ ناظم دفتر۔ حکیم عبدالرشید گنہگار

التماس

کسی صاحب کے پاس حضرت امیر
شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب
بخاری رحمۃ اللہ کی ٹیپ شدہ تقریر ہو تو رضاکارانہ
یا معاوضہ سے کر عنایت فرماویں۔ استعمال
کے بعد بحفاظت واپس کردی جائے گی۔
انیس احمد سعود ڈاک خانہ کھوکھر
دایا۔ ٹنڈو الہیار ضلع حیدرآباد سندھ

انتخاب پاکپتن

۱۔ صدر۔ شیخ محمد یونس شہیدی بازار شہر
۲۔ نائب صدر۔ مقبول احمد خان غلہ منڈی
۳۔ نائب صدر۔ حافظ کریم بخش غلہ منڈی
۴۔ جنرل سیکرٹری۔ مجاہد سردار محمد مغل [illegible]
۵۔ نائب سیکرٹری۔ مختار احمد نظامی شہیدی
بازار شہر۔
۶۔ خزانچی۔ شیخ رشید الدین غلہ منڈی
۷۔ سیکرٹری نشر و اشاعت۔ محمد رمضان ״
۸۔ سالار شہر۔ محمد یونس غلہ منڈی ״
۹۔ نائب سالار۔ محمد محفوظ خان ״ ״

انتخاب سرگانہ ہاؤس کالونی بلاک ۲ سول لائن بلاک ۲ خانیوال۔

۱۔ سرپرست اعلیٰ۔ جناب قاری محمد علی
۲۔ نائب سرپرست۔ چوہدری منصب علی شاہ
۳۔ صدر۔ سید شبیر حسن شاہ صاحب

۴. نائب صدر۔ چوہدری محمد شفیع صاحب۔

۵. جنرل سیکرٹری۔ قاری عبدالستار صاحب

۶. جوائنٹ سیکرٹری۔ اسلام الدین رحمانی

۷. سیکرٹری نشرو اشاعت۔ ڈاکٹر شبیر احمد

۸. خازن۔ ۔ ۔ ماسٹر عبدالرزاق صاحب

۹. سالار۔ راؤ ریاست علی خان ״

۱۰. دفتر ناظم۔ راؤ عبدالغفار صاحب

پیپلز پارٹی سے استعفےٰ جمعیت میں شمولیت

ضلع جیکب آباد تحصیل ٹھل نو حلقہ تگیہ

کھوسہ پیپلز پارٹی کے صدر جناب میر عبدالغفور خان کھوسہ نے اپنے ساتھیوں سمیت پیپلز پارٹی سے مستعفی ہونے کا اعلان کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اب ہمارا اس پارٹی سے کوئی تعلق نہیں میں جمعیت علماء اسلام میں شمولیت اختیار کرتا ہوں۔ اور قائد حضرت مولانا مفتی محمود پر مکمل اعتماد کرتا ہوں۔ اور جمعیۃ حلقہ تگیہ کھوسہ کے صدر مولانا محمد صاحب جنرل سیکرٹری مولانا عبدالحمید صاحب نائب صدر جناب عبدالسمیع صاحب نے ان کا خیر مقدم کیا ہے۔

حلقہ موسیٰ پور

سرپرست۔۔ چوہدری جان محمد کمبوہ

امیر۔ ۔ ۔ مولانا حسین احمد صاحب

نائب امیر اول۔ رانا محمد حسین صاحب

نائب امیر دوم۔۔ حاجی خادم حسین

ناظم عمومی۔۔ میاں منظور حسین چوہان

ناظم اول۔۔۔ محمد صدیق بھٹی

ناظم دوم۔۔۔ محمد اسماعیل کمبوہ

ناظم سوم۔۔ چوہدری عبدالغفور کمبوہ

خازن۔۔۔ چوہدری محمد طفیل کمبوہ

سالار۔۔۔ محمد اسلم اوترا

ناظم نشرو اشاعت۔ حافظ محمد رمضان

ناظم دفتر محمد صدیق صاحب

چوکی براج کبیر والہ

امیر۔۔۔ مولانا الحاج عبدالرشید

نائب امیر۔۔۔ مولانا محمد اکرم۔۔

ناظم عمومی۔۔۔۔ بشیر احمد حجام۔۔۔

خازن۔۔۔۔ مولوی اللہ بخش

سالار۔۔۔۔ اللہ بخش ملاح

ناظم نشرو اشاعت۔ حاجی خادم حسین

موضع دندی سرگانہ

امیر۔۔۔ نمبردار مولا بخش

نائب امیر۔۔ چوہدری بشیر محمد

ناظم عمومی۔۔ چوہدری نذیر احمد

خازن۔۔۔۔۔ مولوی محمد اسلم

سالار۔۔۔ اللہ بخش زرگر

ناظم نشرو اشاعت۔

بٹہ کبیر والہ۔

امیر۔۔۔۔ قاری عبدالواحد

نائب امیر۔۔۔ حاجی محمد خان

ناظم عمومی۔۔۔ محمد صدیق صاحب

ناظم۔۔۔۔ محمد اسلم صاحب

خازن۔۔۔۔۔ لال خان

سالار۔۔۔۔ حاجی اللہ بخش

ناظم نشرو اشاعت۔ سلطان محمد

ضلع پشاور تحصیل چارسدہ

امیر اعلیٰ۔۔۔۔ مولانا سمیع الحق

نائب امیر اول۔ مولانا سید سیف اللہ

نائب امیر دوم۔ الحاج شاہ پسند خان

نائب امیر سوم۔ خانصاحب۔۔۔ عبدالقادر خان

نائب امیر چہارم۔ حاجی شیر بہادر خان

ناظم اعلیٰ۔۔۔ سید رحیم شاہ

نائب ۱۔۔ حکیم فیض محمد

״ ۲۔ جان بادشاہ صاحب

״ ۳ احمد گل

ناظم نشرو اشاعت۔ مولوی حافظ شمس الحق صاحب۔

خزانچی۔ قاضی عزیز اللہ صاحب

سالار اعلیٰ۔ سید شاہ

سالار دوم۔۔ حاجی

انتخاب۔ امیر۔ حضرت مولانا عبدالمالک صاحب خطیب مسجد ٹھنڈی۔

۲. نائب امیر اول۔ حاجی عبدالرحیم صاحب

۳. نائب امیر دوم۔ مولانا عبدالرحیم ״

خطیب مسجد منشیانوالی۔

۴. ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا سراج الدین صاحب خطیب مسجد تقویٰ۔

۵. ناظم اول۔۔۔۔ صوفی محمد انور

۶. ناظم دوم۔۔ حافظ محمد بشیر صاحب

۷. ناظم نشرو اشاعت۔ چوہدری عبدالمتین

۸. خازن۔۔۔ محمد یونس صاحب

۹. سالار۔ کیپٹن فقیر محمد صاحب

دعائے صحت کی اپیل

جمعیت علماء اسلام حلقہ چاہ میراں لاہور کے نائب امیر اول چوہدری ضیاء الدین صاحب بواسیر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب سے اپیل ہے کہ وہ اُن کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ شکریہ۔

کسان مزدور کانفرنس کا انعقاد

کبیر والہ ۱۷ مئی ۹۲ء جناب راؤ محمد اسلم صدر مجلس استقبالیہ کے اعلان کے مطابق مورخہ ۲۰-۲۱ جولائی ۹۲ء کبیر والہ میں جمعیت علماء اسلام صوبہ پنجاب کے شعبہ زراعت، محنت کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین کے علاوہ ملکی معیشت اور زراعت کے متعلقہ سکالرز اپنے مقالات پڑھیں گے جن کو بعد میں کتابی صورت میں شائع بھی کیا جائے گا انتظامات کے لئے ۱۰ رکنی استقبالیہ کمیٹی ترتیب دی گئی ہے اور صوبہ بھر کے محنت کش کسان اس کثیر تعداد میں صوبے سے آ رہے ہیں۔

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام کوٹ بخیر خان تحصیل صادق آباد۔

امیر۔۔۔ سردار علی خان صاحب

نائب امیر۔۔ مولانا حافظ عبدالحمید ״

ناظم اعلیٰ۔ سردار محمد اسماعیل خان

خازن۔۔۔ عبدالحمید صاحب

سالار۔۔۔ حافظ کرم دین ״

حلقہ ڈڈی

امیر۔۔ مولانا محمد یوسف صاحب
نائب امیر۔ چوہدری احمد دین صاحب
ناظم اعلیٰ۔۔ چوہدری محمد یوسف صاحب
ناظم دوم۔ چوہدری محمد علی صاحب
خازن۔۔ حاجی نور محمد صاحب
سالار۔۔ محمد کوثر صاحب

حلقہ بستی لکھن

امیر۔۔۔ مولانا خلیل الرحمان صاحب
نائب امیر۔ حاجی غلام رسول صاحب
نائب امیر۔ حاجی عبدالستار صاحب
ناظم اعلیٰ۔۔۔ حاجی لال خان ”
نائب ناظم۔۔ حافظ محمد احمد صاحب
خازن۔۔ الحاج قاری عبدالرحمان ”
سالار۔۔ قاری محمد صادق ”

حلقہ توحید آباد

سرپرست۔۔۔ مولانا اللہ ورایا صاحب
امیر۔۔۔ مولانا نصر اللہ خاں ”
نائب امیر۔ مولانا محمد عثمان صاحب
ناظم اعلیٰ۔۔ ماسٹر جان محمد صاحب
خازن۔۔۔ عبدالستار صاحب
سالار۔۔۔ حاجی کریم بخش صاحب

حلقہ کوٹ پٹھان

امیر۔۔ مولانا محمد یوسف صاحب
نائب امیر۔ چوہدری امیر بخش صاحب
نائب امیر۔ حافظ اللہ ورایا صاحب
ناظم اعلیٰ۔۔ نور حسین صاحب سولنگی
خازن۔۔۔ حق نواز خان صاحب
سالار۔۔۔ لال خان صاحب

حلقہ نمبر ۱۔ چک نمبر ۱۶۸/م

امیر۔۔۔ چوہدری اکبر علی صاحب۔
ناظم اعلیٰ۔۔ حکیم سید علی شاہ صاحب
خازن۔۔۔ مولوی اللہ رتہ صاحب
سالار۔۔۔ مولوی برکت اللہ ”

حلقہ چک ۱۶۵ ۔ پ

امیر۔۔ مولانا محمد عیسیٰ صاحب
نائب امیر۔ چوہدری محمد شفیع صاحب
نائب امیر۔۔ حاجی احمد دین صاحب

ناظم اعلیٰ۔۔۔ چوہدری محمد انور صاحب
نائب ناظم۔۔۔ چوہدری محمد اسلم ”
خازن۔۔۔ چوہدری محمد اسلم ”
سالار۔۔۔ چوہدری محمد اکرم راہی

حلقہ ظاہر پیر

امیر۔۔ مولانا منظور احمد صاحب نعمانی
نائب امیر۔ سیٹھ خدا بخش صاحب
نائب امیر۔ حاجی اللہ بخش صاحب گھنبڑی
ناظم اعلیٰ۔ حافظ فیض اللہ صاحب
نائب ناظم۔ میاں عبدالخالق
نائب ناظم۔۔ حافظ ضیاء الحسن
خازن۔ لنگر خان۔ سالار حافظ کرم دین

حلقہ حسن آباد

امیر۔۔۔ حکیم فاضل محمد صاحب
نائب امیر۔۔ مولانا بشیر احمد صاحب
نائب امیر۔۔ حاجی عبدالحق صاحب
ناظم اعلیٰ۔۔ خالد سیف اللہ صاحب
نائب ناظم۔۔ حافظ متوت احمد صاحب
خازن۔۔ حافظ حبیب اللہ ”
سالار۔۔ حاجی نور عالم صاحب
نائب سالار۔ حاجی اللہ بخش صاحب

تحصیل حسن خان

امیر۔۔۔ حاجی غلام مصطفےٰ صاحب
نائب امیر۔ حاجی گل محمد صاحب
نائب امیر۔ حاجی حمید اللہ صاحب
ناظم اعلیٰ۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب صدیقی
نائب ناظم۔۔۔ امان اللہ خان۔
خازن۔۔۔ نور محمد صاحب
سالار۔۔۔ غلام مرتضےٰ صاحب

مشمولیت کی تردید

ہم اہالیان بستی اٹڑاں تحصیل اوباڑو گڑھ ضلع سکھر اس بات پر بنہایت پرزور تردید کرتے ہیں کہ ہم جماعت اسلامی میں شامل ہو گئے ہیں ہماری بستی سے ہم سب اہالیان بستی اٹڑاں بدستور جمعیۃ علماء اسلام کے ادنیٰ خادم ہیں اور اکابرین جمعیۃ حضرت مفتی اعظم، سید محمد شاہ امروٹی حضرت درخواستی پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔

کہروڑ پکا شہر کا انتخاب

صدر۔۔ حکیم حبیب احمد صاحب صدیقی
نائب صدر اول۔ مولانا حافظ عبدالحمید شاکر
نائب صدر دوم۔ ملک حاجی محمد حسین لٹھوہ
ناظم اعلیٰ۔ مولانا غلام محمد صاحب
ناظم اول۔ مولانا محمد شریف صاحب نعمانی
ناظم دوم۔ عبدالعلیم صاحب برباد
ناظم نشر و اشاعت۔ حاجی اشتیاق علی قریشی
سالار۔ مستری فیض بخش صاحب
خازن۔۔۔ میاں اللہ دتا مہر

انتخاب ٹھٹھی نصرتی

صدر۔ مولوی پیر غلام آف میانکی بانڈہ
نائب صدر ۱۔ مولوی گل ختان آف چوکارہ
نائب صدر ۲۔ حاجی سہیل شاہ آف شادی خیل
معاون۔ حاجی گل ولی آف سرکی لواغر
نائب صدر ۳۔ ملک خان محمد آف ٹھٹھی نصرتی
” ” ۴۔ مولوی محمد امیر آف شہیدان بانڈہ
ناظم اعلیٰ۔ حافظ ابن آمین ٹھٹھی نصرتی
نائب ناظم ۱۔ مولوی رحیم اللہ آف چوکارہ
” ” ۲۔ گل شہید آف سرکی لواغر
” ” ۳۔ میر ولی خان آف ٹھٹھی نصرتی
” ” ۴۔ اللہ میر خان آف شہیدان بانڈہ
ناظم نشر و اشاعت۔ جناب غازی مرجان آف لنڈ کمر۔
ناظم مالیات۔ صوفی محمد کمال آف ٹھٹھی نصرتی

تیلمری ضلع مظفر گڑھ

سرپرست۔ حافظ عبدالکریم امام مسجد قاضی والہ
امیر۔۔ قاضی حسین احمد صاحب
نائب امیر اول۔ قاضی عبیداللہ صاحب
” دوم۔ منشی محمد سوبارہ خان
ناظم۔۔ قاضی عبدالمالک صاحب
ناظم اول۔۔ محبوب احمد خان
ناظم دوم۔۔ حافظ غلام حسن خان صاحب

○ تاریخ ساز کنونشن بلوچستان ۱۹-۲۰-جولائی کو کوئٹہ میں ہوگا۔
○ مولانا مفتی محمود اور اسلامی ممالک کے سفراء شرکت کریں گے۔
○ مرکزی قائدین کے دورہ بلوچستان کی مکمل رپورٹ

جمعیۃ طلباء اسلام کی مرکزی شوریٰ کے فیصلوں کے مطابق بلوچستان کا چار روزہ دورہ رکھا گیا تھا۔ لیکن صوبہ بلوچستان کی مجلسِ عاملہ نے بلوچستان کے طویل علاقوں کی وجہ سے دورہ کو وسیع کرنے کے لئے مرکزی قیادت سے چھ دن کی سفارش کی مرکزی قائدین نے اتفاق کیا۔ پروگرام کے مطابق جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی ندیم اقبال اعوان بذریعہ کوئٹہ ایکسپریس بوقت دو بجے کوئٹہ پہنچے صوبائی راہنماؤں اور کارکنوں نے اپنے قائد کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ کارکنوں نے انہیں گھیر لیا مرکزی قائد تمام ساتھیوں سے گلے مل کر بعد ازاں خصوصی کار میں مدرسہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ لایا گیا۔ چائے نوشی کے بعد تین بجے سائنس کالج کوئٹہ کے ہاسٹل لایا گیا اور یہاں جمعیۃ کے کارکنوں سے تعارف کرایا گیا۔ اور یہاں مختصر خطاب کیا۔ بعد ازاں مدرسہ تجوید القرآن میں طلبہ کے بہت بڑے اجتماع سے ولولہ انگیز خطاب کیا۔ اجتماع میں کالج اور سکولوں کے کافی لڑکوں نے شرکت کی۔ سات بجے شام مدرسہ دار العلوم رحیمیہ میں پروگرام تھا۔ لیکن ندیم صاحب کی طبیعت ناسازی کی وجہ سے پروگرام ملتوی کر دیا گیا دوسرے دن ندیم اقبال اعوان صوبائی صدر عبد الغفور حیدری نائب صدر عبد اللہ خان اور ضلعی کنوینر ڈاکٹر محمد سلیم کی معیت میں مستونگ روانہ ہوئے اور مرکزی جامعہ مسجد مستونگ میں جمعہ کے اجتماع میں ہزاروں افراد سے ولولہ انگیز خطاب کیا۔ اور ان کے مسائل معلوم کرنے کے بعد قلات روانہ ہو گئے ادھر قائد طلباء جاوید ابراہیم پراچہ بھی طے شدہ پروگرام کے مطابق کوئٹہ پہنچ گئے۔ قائد طلبہ بارہ مئی پانچ بجے شام کوئٹہ ہوائی اڈے پر پہنچے یہاں ان کا استقبال صوبائی ناظم عمومی قاسم شالوی ناظم اسحاق عبد اللہ اور ناظم اطلاعات کے علاوہ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ بلوچستان کے خزانچی حاجی نصیر الدین حاجی اختر محمد کے علاوہ جمعیۃ طلباء اسلام کے دیگر کارکنوں نے اپنے معزز قائد کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ مرکزی قائد جاوید ابراہیم پراچہ صوبائی قائدین کی معیت میں ہوائی اڈے سے سیدھے قلات روانہ ہو گئے۔ وہاں ندیم اقبال اعوان پہلے ہی پہنچ چکے تھے قلات کے جیالے ساتھیوں نے مرکزی قائد کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ رات کو جمعیۃ طلباء اسلام قلات کی طرف سے مرکزی قائدین کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا اور وہاں معزز مہمانوں نے خطاب کیا۔ رات قلات میں قیام کیا۔ (باقی آئندہ)

ڈاکٹر نذیر احمد بھنوار مخاطب ہیں

جمعیۃ طلباءِ اسلام پاکستان صوبہ سندھ کے صدر نذیر احمد بھنوار نے جمعیۃ کے کارکنوں کو اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ وہ موجودہ حالات سے ہرگز متاثر نہ ہوں جس میں اسلام اور پاکستان کے خلاف کام کرنے والوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں ہیں۔ وہ سر عام پاکستان اور اسلام کے خلاف بول رہے ہیں اور طلباء میں نفر[illegible] رہے ہیں جمعیۃ کے کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ ان کی جھوٹی باتوں سے متاثر نہ ہوں بلکہ اپنے روائتی کردار اور مستقل مزاجی سے پہلے کی طرح اسلام کے جھنڈے تلے کام کرتے رہیں آخر فتح حق کی ہو گی۔

ضلع سیالکوٹ کی جمعیۃ توڑ دی گئی

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع سیالکوٹ کی تنظیمی صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کے صدر ظہیر میر نے ضلع سیالکوٹ کی مجلس عاملہ کو توڑ کر چار رکنی کنوینشنگ باڈی تشکیل دی ہے یہ کنوینشنگ باڈی جون کے مہینہ میں پورے ضلع کا تفصیلی دورہ کرے گی۔ اور ۲ جولائی کو ضلع سیالکوٹ کے نئے انتخابات ہوں گے۔ کنوینشنگ باڈی درج ذیل ہے۔

کنوینر۔ محمد اعظم خان

معاونین۔ مسعود آصف بھٹی۔ جاوید اقبال۔ اور محمد افضل۔

انتخاب سٹیلائٹ ٹاؤن جھنگ صدر

جمعیۃ طلباء اسلام سٹلائٹ ٹاؤن۔ جھنگ صدر کے کارکنوں کا ایک انتخابی اجلاس ضلعی صدر محمد حفیظ خان کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس میں محمد اقبال شیروانی نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔

بعدازاں انتخاب عمل میں لایا گیا

سرپرست ۔ ۔ مولانا محمد عباس صاحب

صدر ۔ حافظ نصراللہ گورنمنٹ کالج جھنگ ۔ نائب صدر ۔ خالد محمود گورنمنٹ کالج جھنگ ۔ ناظم عمومی محمد رفیق گورنمنٹ کالج

" ۔ ناظم ۔ چوہدری محمد اجمل گورنمنٹ ووکیشنل کالج جھنگ ۔ ناظم نشر و اشاعت ۔ چوہدری محمد حامد مدرسہ عثمانیہ سٹلائٹ ٹاؤن جھنگ

بدرگہ مالاکنڈ ایجنسی انتخاب

جمعیۃ طلباء اسلام گورنمنٹ ہاؤس بدرگہ مالاکنڈ ایجنسی کے کارکنوں کا ایک انتخابی اجلاس شمس الدین کی صدارت میں ہوا جمعیۃ طلباء اسلام ضلع مردان کے صدر ۔ محمد الیاس نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر ۔ امیر نواب ۔ گورنمنٹ ہائی سکول بدرگہ مالاکنڈ ایجنسی ۔

نائب صدر ۔ سراج ۔ گورنمنٹ ہائی ۔ سکول بدرگہ مالاکنڈ ایجنسی ۔

ناظم عمومی ۔ انوارالحق گورنمنٹ ہائی سکول مالاکنڈ ایجنسی ۔ ناظم ۔ بہادر خان گورنمنٹ ہائی سکول بدرگہ مالاکنڈ ایجنسی۔

ناظم نشریات ۔ محمد یونس گورنمنٹ ہائی سکول بدرگہ مالاکنڈ ایجنسی

ناظم مالیات ۔ محمد ایاز گورنمنٹ ہائی سکول بدرگہ مالاکنڈ ایجنسی۔

کراچی

جمعیۃ طلباء اسلام کراچی ڈویژن کے فیصلے کے مطابق حلقہ گلشن اقبال میں گذشتہ روز ایک روزہ تربیتی پروگرام منعقد ہوا ۔ اس اجتماع کے خصوصی مہمان فاروق قریشی تھے سٹیج سیکرٹری کے فرائض محبوب الرحمٰن نے سرانجام دیئے تلاوت امان احمد رحمانی نے کی ۔ اس کے بعد عبدالقیوم طاہر ناظم عمومی کراچی ڈویژن نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ ان کے بعد مہمان خصوصی جناب فاروق قریشی صاحب نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور قیام کے اسباب پہ روشنی ڈالی آخر میں صوبہ سندھ کے ناظم عمومی الیاس متین نے خطاب کرنا تھا لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے خطاب نہ کر سکے اجلاس مولانا محمد زروی خان کی دعا پر ختم ہوا۔

منچن آباد

جمعیۃ طلباء اسلام منچن آباد کا ہفتہ روزہ اجلاس جامع مسجد میں مقامی صدر محمد اقبال طاہر کی صدارت میں منعقد ہوا ۔ اجلاس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پہ روشنی ڈالی ۔ اور درس قرآن کے لئے حافظ ریاض صاحب کی ڈیوٹی لگائی گئی اجلاس جناب زاہد حسن کی دعا پر ختم ہوا

خط و کتابت کرتے وقت تاریخ لکھنا مت بھولیں